ماہنامہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللّٰهِ (الصّف:۱۵)

انصار اللہ قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

اکتوبر 2021ء

مؤرخہ 31/اگست 2021ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقدہ اجلاس
مجلس عاملہ مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت فرماتے ہوئے
مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 22/اگست 2021ء کو اُتھراکھنڈ میں
منعقدہ تربیتی اجلاس بابت قیام نماز کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 28/اگست 2021ء کو شموگہ (کرناٹک) میں
منعقدہ تربیتی اجلاس بابت قیام نماز کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 28/اگست 2021ء کو شموگہ (کرناٹک) میں
منعقدہ تربیتی اجلاس بابت قیام نماز میں حاضرین کا ایک منظر

مؤرخہ 09 ستمبر 2021ء کو مونگھیر (بہار) میں
منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 09 ستمبر 2021ء کو مونگھیر (بہار) میں
منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ میں
حاضر اراکین انصاراللہ کا ایک منظر

مؤرخہ 02 ستمبر 2021ء کو چیلاکرہ (ضلع تریشور، صوبہ کیرلہ)
میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 02 ستمبر 2021ء کو چیلاکرہ (ضلع تریشور، صوبہ کیرلہ)
میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ میں
حاضر اراکین انصاراللہ کا ایک منظر

مؤرخہ 26؍اگست 2021ء کو محلہ مہدی آباد (کاہلواں، قادیان)
میں منعقدہ تربیتی اجلاس بابت قیام نماز کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 26؍اگست 2021ء کو محلہ مہدی آباد (کاہلواں، قادیان)
میں منعقدہ تربیتی اجلاس بابت قیام نماز میں حاضرین کا ایک منظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔(اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

مجلس اَنصارُاللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:19 | اخاء 1400 ہجری شمسی ۔ اکتوبر 2021ء | شمارہ:10

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن و درس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد (20)	11
نظام جماعت اور اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	14
سو سال قبل اکتوبر 1921ء	18
نماز کی برکات	19
لیکچر سیالکوٹ (بطرز سوال و جواب) از قیادت تعلیم	23
پاکستان کی قومی اسمبلی کا ایک فیصلہ جس نے اُسے مہذب دنیا سے کاٹ کر رکھ دیا	26
اخبار مجالس	28

نگران:
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر
محمد عارف ربّانی
فون:60062 37424

مجلس اِدارت
شیخ مجاہد احمد شاستری، جاوید احمد لون، ایچ شمس الدین، ڈاکٹر عبد الماجد، وسیم احمد عظیم، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر
سید طفیل احمد شہباز
فون:89681 84270

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون:01872-220186
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ 210 روپے، فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یوایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبد اللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

اداریہ

مروّج عید میلاد النّبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز کب سے ہوا؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تاریخِ ولادت: بانئ اسلام سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت واقعہ اصحاب الفیل (جب خانہ کعبہ پر یمن کے گورنر ابرہہ نے حملہ کیا تھا) کے پچیس روز بعد ہوئی تھی۔ معروف طور پر یہ تاریخ 12/ ربیع الاوّل مطابق 20/اگست 570ء بیان کی جاتی ہے۔ (سیرت خاتم النبیین) گو کہ معین تاریخِ ولادت کے بارے میں اختلاف ہے۔

مروّج عید میلاد النبی: شریعت اسلامی کے مطابق اسلام میں صرف دو عیدوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ ایک عیدالفطر اور دوسرا عیدالاضحیہ، لیکن تیسری کسی عید کا ذکر نہیں ملتا، البتہ جمعہ والے دن کو بھی عید کا دن قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور عید کا منانا بدعت میں شامل ہوگا۔ آنحضرتؐ نے اپنی امت کو یہ تاکیدی نصیحت کی ہے: ''فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ'' یعنی میرے بعد جب اختلافات ہوں گے تو تم میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب أبواب السنة باب اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''عید میلاد بدعت ہے۔ عیدیں دو ہیں۔ اس طرح تو لوگ نئی نئی عیدیں بناتے جائیں گے۔ اور احمدی کہیں گے کہ مرزا صاحب پر الہام اوّل کے دن ایک عید ہو۔ یوم وصال پر عید ہو۔ آنحضرتؐ کے سب سے بڑے محب تو صحابہؓ تھے۔ انہوں نے کوئی تیسری عید نہیں منائی ...اگر عید میلاد جائز ہوتی۔ تو حضرت صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) آنحضرتؐ کے بڑے محب تھے۔ وہ مناتے۔ ایسی عید نکالنا جہالت کی بات ہے۔ اور نکالنے والے صرف عوام کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ ان میں کوئی دینی جوش نہیں۔'' (حیات نور باب ہفتم صفحہ 508)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''میں یہ بھی بتادوں کہ مولود النبیؐ جو ہے، یہ کب سے منانا شروع کیا گیا۔ اس کی تاریخ کیا ہے؟ مسلمانوں میں بھی بعض فرقے میلاد النبیؐ کے قائل نہیں ہیں۔ اسلام کی پہلی تین صدیاں جو بہترین صدیاں کہلاتی ہیں اُن صدیوں کے لوگوں میں نبی کریم ﷺ سے جو محبت پائی جاتی تھی وہ انتہائی درجہ کی تھی اور وہ سب لوگ سنت کا بہترین علم رکھنے والے تھے اور سب سے زیادہ اس بات کے حریص تھے کہ آنحضرت ﷺ کی شریعت اور سُنّت کی پیروی کی جائے۔ لیکن اس کے باوجود تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ کسی صحابیؓ یا تابعی جو صحابہؓ کے بعد آئے، جنہوں نے صحابہؓ کو دیکھا ہوا تھا، کے زمانے میں عید میلاد النبیؐ کا ذکر نہیں ملتا۔ وہ شخص جس نے اِس کا آغاز کیا، اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ قداح تھا۔ جس کے پیروکار فاطمی کہلاتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس کا تعلق باطنی مذہب کے بانیوں میں سے تھا۔ باطنی مذہب یہ ہے کہ شریعت کے بعض پہلو ظاہر ہوتے ہیں، بعض چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کی یہ اپنی تشریح کرتے ہیں .... پس سب سے پہلے جن لوگوں نے میلاد النبی ﷺ کی تقریب شروع کی وہ باطنی مذہب کے تھے اور جس طرح انہوں نے شروع کی وہ یقیناً ایک بدعت تھی۔ مصر میں ان کی حکومت کا زمانہ 362 ہجری بتایا جاتا ہے۔'' (خطبہ جمعہ:13/مارچ 2009ء)

سیرۃ النبی ﷺ کا طریق: حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر ہندوستان کے طول و عرض میں پہلا عظیم الشان یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤرخہ 17 جون 1928ء کو منایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''مولود کے دن جلسہ کرنا، کوئی تقریب منعقد کرنا منع نہیں ہے بشرطیکہ اس میں کسی بھی قسم کی بدعات نہ ہوں۔ آنحضرتؐ کی سیرت بیان کی جائے...اس طرح پورے ملک میں اور پوری دنیا میں ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔'' (خطبہ جمعہ:13/مارچ 2009ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اِن ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ○

(سورۃ الاحزاب:57)

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ کَعۡبِ بۡنِ عُجۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : خَرَجَ عَلَیۡنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقُلۡنَا یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ قَدۡ عَلِمۡنَا کَیۡفَ نُسَلِّمُ عَلَیۡکَ فَکَیۡفَ نُصَلِّیۡ عَلَیۡکَ؟ قَالَ: قُوۡلُوۡا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی، بخاری)

ترجمہ: حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپؐ پر دُرود کیسے بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو۔ اے ہمارے اللہ! تُو محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج جس طرح تُو نے ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا اے ہمارے اللہ! تُو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تُو نے ابراہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی۔ تُو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُرود شریف کا وِرد کرنے والا اس دنیا میں بھی عزت پاتا ہے

’’ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ دُرود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت اِستغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ وہ بجز وسیلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے اِبْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (المائدۃ:36) تب ایک مدّت کے بعد مَیں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستہ سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور اُن کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے جاتے ہیں ھٰذا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ یعنی یہ برکات اس دُرود کی وجہ سے ہیں جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھیجا تھا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 131)

’’درود شریف کے جس قدر بھی فضائل بیان کئے جائیں کم ہیں۔ میں خود اس کا صاحبِ تجربہ ہوں۔ مجھ پر جو خدا تعالیٰ کے انعامات ہیں۔ دُرود شریف کی برکات اور تاثیر کا اس میں زیادہ حصہ ہے۔ دُرود شریف کا وِرد کرنے والا نہ صرف ثوابِ اُخروی پاتا ہے بلکہ وہ اس دنیا میں بھی عزت پاتا ہے۔ لیکن باوجود اِس کے میں کسی ایسے دُرود کا قائل نہیں کہ جو اِنسان کو خدا سے بے نیاز کردے اور جس کے وِرد کے بعد قضاء وقدر کے احکام خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں نہ رہیں بلکہ دُرود خواں ان پر حاکم ہو جائے۔ **اس مقام پر حضور کے کلام میں جوش کے آثار نمایاں ہو گئے اور چہرے** پر سرخی آگئی اور فرمایا کہ بے شک دُرود شریف کی بڑی برکات اور تاثیرات ہیں اور اس کی کثرت سے انسان پر برکات نازل ہوتی ہیں اور اس کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کے بے شمار فضائل ہیں۔ لیکن باوجود اس کے انسان کو کبھی خدا تعالیٰ کی بے پروائی اور بے نیازی سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ کبھی ایسا بھی وقت ہوتا تھا کہ جس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیج کر لوگ خیر و برکت پاتے تھے۔ خود اسے بھی خدا کے احکام کے آگے تسلیم ورضا کے سوا چارہ نہ تھا۔ **پس دُرود خوب پڑھو اور کثرت سے پڑھو۔ مگر اس بات کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھو اور خدا تعالیٰ کو قادر مطلق اور بے نیاز خدا سمجھو اور تسلیم اور رضا پر ایمان کی بنیاد رکھو۔‘‘** (مکتوبات بنام حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری منقول از رسالہ درود شریف 292)

گزارشات
ازصدرمجلس

اولیاء اور انبیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ: 19/اکتوبر 2021ء یعنی 12 ربیع الاوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وِلادت کا بابرکت دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس لئے شکرگزاری کے طور پر حکمِ خداوندی کے اوپر عمل کرتے ہوئے آپؐ پر کثرت سے دُرود بھیجنا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام سے ایک شخص نے مولودخوانی پرسوال کیا۔ اس پر آپؑ نے فرمایا:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ اولیاء اور انبیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں۔ خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو۔ آج کل کے مولودوں میں بدعت کے الفاظ زیادہ ہوتے ہیں اور وہ بدعات خدا کے منشاء کے خلاف ہیں۔ اگر بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، پیدائش اور وفات کا ذکر ہوتو موجب ثواب ہے۔ ہم مجاز نہیں ہیں کہ اپنی شریعت یا کتاب بنالیویں۔''
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 159۔ ایڈیشن 1984)

دُرود شریف سے حاجت روائی: دُرود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تنگی کو دور کرتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيَّ تَنْفِي الْفَقْرَ یعنی کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور مجھ پر دُرود بھیجنا تنگی کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔ (جلاء الافہام بحوالہ حلیہ ابی نعیم اختصاراً صفحہ 51)

حضرت شاہزادہ حاجی عبدالمجید خان لدھیانوی ؓ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں ''جب یہ عاجز حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کر چکا۔ تو حضورؑ نے فرمایا کہ مشکلات کے وقت بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز قضائے حاجت ادا کر کے سَو دو سَو دفعہ یا اس سے کم و بیش استغفار اور ایسا ہی سَو دو سَو دفعہ یا کم و بیش درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگو اللہ تعالیٰ حاجتوں کو نہیں اَٹکاوے گا۔'' (از رسالہ دُرود شریف صفحہ 132)

بے روزگاری کا علاج: ''ایک احمدی خاتون نے ایک دفعہ مولانا غلام رسول راجیکی ؓ کو خط لکھا کہ میرے دو لڑکے باوجود اچھی تعلیم رکھنے کے ابھی تک بیکار ہیں آپ ان کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کیلئے کوئی روزگار کی صورت پیدا کر دے مولانا صاحب نے اس کے لڑکوں کے لئے متواتر کئی روز تک دعا کی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رویاء کے ذریعہ انہیں بتایا گیا کہ اگر اس کے لڑکے تین لاکھ مرتبہ دُرود شریف کا وِرد کریں گے تو ان کی تین سو روپیہ تنخواہ لگ جائے گی اور اگر ڈیڑھ لاکھ مرتبہ دُرود شریف کا وِرد کریں گے تو ڈیڑھ سو روپیہ ان کی تنخواہ لگ جائے گی۔'' (حیات قدسی حصہ اول صفحہ 61-62)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ میں آپ کی شریعت کے غلبے اور ہمیشہ قائم رہنے اور امت کے حق میں آپ کی شفاعت سے فیض پانے کی دعا ہے اور اَللّٰهُمَّ بَارِكْ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور شان اور بزرگی کے ہمیشہ قائم رہنے کیلئے دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں دُرود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس دُرود کی وجہ سے ہم جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والے بھی ہوں اور آپؐ کی شریعت کے پھیلانے کے کام میں اپنی صلاحیتوں کو صَرف کرنے والے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق دنیا سے فتنہ و فساد کو ختم کرنے کیلئے اپنا کردار اَدا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔'' آمین
(خطبہ جمعہ: 16/جنوری 2015ء)

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہ اگست 2021ء

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: 6/ اگست 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
جلسہ سالانہ برطانیہ کے میز بانوں اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج ان شاء اللہ جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے سب سے پہلے میں کہنا چاہوں گا کہ جلسہ کے بابرکت انعقاد کے لیے بہت دعائیں کریں۔ شاملین نیکی اور تقویٰ میں زیادہ آگے بڑھیں۔ وبا کی وجہ سے شاملین کی تعداد بہت محدود ہے۔ لیکن گھروں میں اور جماعتی انتظام کے تحت جلسہ سنایا جائے گا۔ امسال جلسہ کی انتظامیہ کے لیے بھی اور شاملین کے لیے حالات بھی مختلف ہیں۔ بعض سہولتیں میسر نہیں ہوں گی۔ اس لیے شاملین ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے صرف نظر سے کام لیں۔

ہر طبقے کے کارکنان اپنی ڈیوٹیوں اور اپنے کام میں بہت ماہر ہو چکے ہیں اور بڑا کام سنبھالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور نئے شامل ہونے والوں کو سکھا بھی سکتے ہیں۔ اس لیے اس لحاظ سے فکر نہیں کہ کام آتا نہیں۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے بعض شعبوں کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ مہمان کم ہیں یا زیادہ جلسے پر آنے والے مہمان حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان ہیں ان کی ہمیں مہمان نوازی کرنی چاہیے۔ مہمان نوازی ایک ایسا خُلق ہے جو انبیاء کا ایک خاص وصف ہے۔ پس دینی جماعت ہونے کے لحاظ سے ہمارا فرض ہے کہ ہمارے اندر یہ وصف نمایاں ہوں۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زمانے میں بھی جب مہمان زیادہ آنے شروع ہوئے تو آپ صحابہؓ میں مہمان بانٹ دیتے اور صحابہ بھی خوشی سے مہمان ساتھ لے جاتے۔ اور صبح جب مہمانوں سے خدمت کا حال پوچھتے تو ہر ایک کا یہی جواب ہوتا تھا کہ ہم نے ایسے میز بان نہیں دیکھے جو مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہوں۔ پس یہ اسوہ ہمارے سامنے ہے اور اس زمانے میں جب ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے آپ نے بھی ہمیں اس حوالے سے تلقین فرمائی ہے۔

اگر مہمان احمدی بھی ہو تب بھی سختی کا جواب سختی سے نہ دیں۔ اپنے ہوں یا غیر حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان نوازی کے غیر معمولی نمونے ملتے ہیں اور کیوں نہ ہوں، اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ نے ہی وہ اعلیٰ اخلاق قائم فرمانے تھے جس سے اسلام کی خوبصورت تصویر ہمارے سامنے آئے اور ہم دنیا کے سامنے اس کو پیش کرسکیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ بیان فرمایا جس میں حضرت مسیح موعودؑ خود اپنے ہاتھ سے ایک Tray میں آپؓ کے لیے کھانا لائے جس سے حضرت مفتی صاحبؓ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ ہمارے رہنما اور پیشوا ہو کر ہماری اتنی خدمت کرتے ہیں تو ہم احمدیوں کو آپس میں کس قدر محبت سے پیش آنا چاہیے۔

بستر اور مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کے حوالہ سے حضرت مسیح موعودؑ کے واقعات بیان کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اس بات کو بھی مہمان یاد رکھیں کہ اسلام نے جہاں میز بان کو توجہ دلائی ہے وہاں مہمانوں کو بھی ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میز بان کی مجبوریوں کا بھی خیال رکھیں۔ میز بان کو کہا کہ مہمان سے حسن سلوک

کرو۔ مہمان سے کہا کہ اگر میزبان نہ آنے دے تو نہیں آنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: اور اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ تمہارے لیے یہ بات زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم پر عمل کرنے کے حوالے سے صحابہؓ کا بھی عجیب طریق ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جن کو دعوت نامہ اور اجازت ملی ہے وہ ضرور جلسے میں شامل ہوں ورنہ ان لوگوں کی حق تلفی ہو گی جن کو اجازت نہیں ملی۔ موسم کی خرابی کو عذر نہ بنائیں۔

ربوہ اور قادیان کے جلسوں کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہاں کھلے آسمان تلے بارش میں بھی جلسے ہوتے تھے۔ اسلام آباد، یوکے میں بھی ابتدائی جلسوں میں جلسہ گاہ کے اندر پانی آجاتا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مثال دی کہ اسلام آباد کے ابتدائی جلسوں میں سجدہ کرتے وقت ماتھے اور گھٹنوں پر کیچڑ آجاتا لیکن ایک جذبے کے ساتھ لوگ جلسے میں شامل ہوتے۔

بعض انتظامی باتوں کی طرف بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی کہ فاصلے کا خیال رکھیں۔ کھانا لیتے ہوئے ماسک پہنیں۔ ڈیوٹی والے اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ ماسک پہنیں۔ اگر انتظامیہ کے زیر انتظام نعرہ لگے تو ماسک پہن کر اس کا جواب دیں۔ ناک اور منہ دونوں ڈھانپنے ضروری ہیں۔ سیکیورٹی کے لحاظ سے Relax نہ ہو جائیں۔ سب کو مکمل طور پر محتاط ہونا چاہیے۔ نیز فرمایا کہ جو لوگ ایک لمبے عرصے بعد مل رہے ہوں ان کو دیر بعد ملنا جلسے کے پروگرام سننے یا دعائیں کرنے سے محروم نہ کردے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کا بیان کردہ ایک نکتہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جلسے کے ایام میں ذکر الٰہی کرنے کا ایک فائدہ یہ بتایا کہ اللہ کے ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کا ذکر کرتا ہے اور اس سے زیادہ خوش قسمت کون ہوسکتا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ تمام احمدی جو اپنے ممالک میں یا گھروں میں جلسہ سن رہے ہیں وہ بھی ذکر الٰہی کریں۔ جلسے کے ماحول سے بھرپور استفادہ کریں۔ جلسے کی کارروائی پورے اخلاص اور توجہ سے سننی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے اندر اخلاص پیدا کرنے والا ہو۔

خطبہ جمعہ: 13/ اگست 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
جلسہ سالانہ برطانیہ کے بارے میں تاثرات و افضال الٰہیہ کا تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمدللہ گذشتہ جمعہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ ایک سال کے وقفے کے بعد، یا کہنا چاہیے کہ دو سال کے بعد شروع ہو کر تین دن تک اپنے روحانی ماحول کے نظارے دکھاتا گذشتہ اتوار اختتام کو پہنچا۔ کورونا وبا کی وجہ سے اس سال بھی حالات سازگار نہ تھے۔ میرا طریق ہے کہ جلسے کے بعد کے جمعے میں کارکنان اور رضاکاروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لوگ بھی دنیا بھر سے مجھے خطوط لکھ کر رضاکاروں کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ بارش اور کیچڑ کے باعث پارکنگ میں جو مسائل پیدا ہوئے تھے، ایم ٹی اے کے ذریعے دنیا بھر کے لوگوں نے دیکھا کہ کارکنان اور رضاکار گاڑیوں کو کیچڑ سے نکالنے کے لیے خود کیچڑ میں لت پت ہوگئے، اس جذبے پر اپنوں اور غیروں سب نے بڑی حیرت کا اظہار کیا۔ اسی طرح شعبہ صفائی، کھانا کھلانا، کھانا پکانا، روٹی پکانا اور سب سے اہم جلسے کی مارکیاں لگانا، ٹریک بچھانا ان کاموں کے لیے رضاکار مستقل کئی ہفتے آتے رہے، اور اب وائنڈ اپ کے لیے بھی کئی دن دے رہے ہیں۔ ایم ٹی اے نے بھی بڑی محنت سے پروگرام بنائے اور نہ صرف دنیا کو جلسہ دکھایا بلکہ ہمیں جلسہ گاہ میں، مختلف ممالک میں اجتماعی طور پر جلسہ دیکھنے والوں کے نظارے دکھا کر گویا ایک عجیب بین الاقوامی گھر کا نقشہ کھینچ دیا۔ پس مَیں تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان نامساعد حالات میں بے نفس ہو کر کام کیا۔

جلسہ نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایسے دروازے کھولے ہیں جس سے پھر انسان اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتے ہوئے اس کے آگے جھکتا چلا جاتا ہے۔ ان تمام حالات کے باوجود ایک کمی کا اظہار عموماً لوگوں نے کیا ہے کہ اس سال عالمی بیعت نہیں ہوئی جس کا انہیں بڑا انتظار تھا تو بہرحال مجبوری تھی۔ امسال پہلی مرتبہ لائیو سٹریمنگ کے ذریعے مختلف جماعتیں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ کر جلسے میں شامل ہوئیں۔ یوکے میں پانچ مقامات پر یہ انتظام تھا، جبکہ یوکے کے علاوہ بائیس ممالک میں

سینتیس مقامات پر اس ذریعے سے لوگ جلسے میں شامل ہوئے۔ ان ممالک میں امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، ماریشس، کبابیر، بھارت، بورکینا فاسو، گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، تنزانیہ، فرانس، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، سویڈن، بیلجیم، فن لینڈ، ہالینڈ وغیرہ شامل ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق عورتوں کے سیشن کو بھی تیس پینتیس ہزار کے قریب عورتوں نے دیکھا اور سنا۔

حضورِانور نے مختلف احباب وخواتین کے تاثرات پیش فرمائے۔ زیمبیا سے ایک عیسائی ٹیچر نے جلسے کی کارروائی سن کر کہا کہ آج مجھے پتا لگا کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ نائیجیریا کے ایک غیر از جماعت دوست نے شدید بارش میں رضا کاروں کو کام میں مگن دیکھ کر کہا کہ یقیناً یہ جماعت سچوں کی جماعت ہے۔ مسا کا زیمبیا سے ایک غیر از جماعت استاد نے کہا کہ آج مَیں نے آپ کے خلیفہ سے ایک بات سیکھی ہے کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو عورت کے حقوق پر زور دیتا ہے۔ نائیجر میں ایک غیر احمدی مہمان مریم صاحبہ نے کہا کہ آج مجھے عورتوں کے حقوق و فرائض دونوں کا حقیقی ادراک ہوا ہے۔

گنی بساؤ میں نومبائعین اور غیر از جماعت احباب جلسے کی کارروائی دیکھنے اٹھارہ اور تیس کلومیٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر یا پیدل طے کر کے پہنچے اور اس موقعے پر 127 افراد نے احمدیت قبول کی۔ حضورِانور نے نائیجر، زیمبیا، گیبون، نائیجیریا، گنی کناکری، کیمرون، مالی، تنزانیہ، ملائیشیا، برازیل، گنی بساؤ، گیانا، ماریشس، آسٹریا، آئیوری کوسٹ، کانگو برازاویل، سینیگال، یمن، اردن، شام، جرمنی، انڈونیشیا، قرغیزستان، آسٹریلیا، برازیل، گوئٹے مالا اور البانیا وغیرہ ممالک سے اپنے اپنے مقامات پر ایم ٹی اے یا دیگر ذرائع ابلاغ سے جلسے کے پروگراموں میں شامل ہونے اور استفادہ کرنے والے احمدی احباب وخواتین اور غیر از جماعت افراد کے مختلف تاثرات پیش فرمائے۔

جلسہ سالانہ کے موقعے پر برطانیہ کے علاوہ نو ممالک سے 109 پیغامات موصول ہوئے۔ ان ممالک میں امریکہ، سیرالیون، گیمبیا، سینیگال، کینیا، سپین، ہالینڈ اور جرمنی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ جلسہ سالانہ کی نشریات بعض دیگر مقامی ٹی وی چینلز پر بھی نشر کی گئیں۔ افریقہ میں پچاس ملین افراد سے زائد کی زبان ہاؤسا میں پہلی دفعہ ترجمہ ہوا۔ افریقہ میں 16 ٹی وی چینلز نے، بی بی سی ہاؤسا اور بی بی سی ورلڈ نے رپورٹ نشر کی۔ چالیس ویب سائٹس نے جلسے کی خبریں نشر کیں۔ جلسے کے حوالے سے 16 ریڈیو پروگرام نشر ہوئے۔ بیس اخبارات میں جلسے کے بارے میں آرٹیکل وغیرہ شائع ہوئے۔ بارہ ٹی وی چینلز نے جلسے کی خبریں نشر کیں۔ ان تمام ذرائع کے علاوہ سوشل میڈیا کے ذریعے بھی اندازاً اٹھتر لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ یوٹیوب پر پندرہ ملین سے زائد لوگوں نے وزٹ کیا۔ انسٹاگرام پر پینتیس ہزار لوگوں نے ایم ٹی اے کا پیج دیکھا اور 97.1 ملین لوگوں تک اس کی رسائی ہوئی۔ ٹوئٹر پر ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے ایم ٹی اے کا پیج دیکھا۔ فیس بک کے ذریعے ساڑھے پانچ لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ ایم ٹی اے کی اپنی ویب سائٹ کو ایک لاکھ مرتبہ دیکھا گیا۔ ایم ٹی اے آن ڈیمانڈ کے ذریعے بھی دو لاکھ سے زائد احباب نے جلسے کو دیکھا۔

خطبہ جمعہ 20/ اگست 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ کے دَورِ خلافت میں جو جنگیں لڑی گئیں اُن کا ذکر چل رہا تھا۔ ان میں ایک جنگ، جنگِ جندی سابور ہے، سابور خوزستان کا ایک شہر تھا۔ جب حضرت ابوسبرة بن رہم ساسانی بستیوں کی فتح سے فارغ ہوئے تو آپ لشکر کے ساتھ آگے بڑھے۔ صبح شام دشمن کے ساتھ معرکے ہو رہے تھے لیکن دشمن اپنی جگہ ڈٹا ہوا تھا۔ ایک روز کسی عام مسلمان کی طرف سے امان دیے جانے کی بات ہوئی جسے دشمن نے فوراً قبول کر لیا اور شہر کے دروازے کھول دیے۔ جب مسلمانوں نے دشمن سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں نے ہمیں امان دی ہے اور ہم نے اسے قبول کیا ہے۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم نے تو ایسا نہیں کیا، تاہم بعد میں تحقیق سے علم ہوا کہ ایک غلام کی جانب سے یہ بات کی گئی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا تو آپؓ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک مسلمان

زبان دے بیٹھے تو مَیں اس کو جھوٹا کر دوں۔ اب وہ حبشی جو معاہدہ کر چکا ہے وہ تمہیں ماننا پڑے گا۔ ہاں! آئندہ کیلئے اعلان کر دو کہ سوائے کمانڈر اِن چیف کے اَور کوئی کسی قوم سے معاہدہ نہیں کر سکتا۔

فتحِ ایران کی وجوہات کے ذکر میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت عمرؓ کی یہ قلبی خواہش تھی کہ عراق اور اہواز کے معرکوں پر ہی اس خون ریز جنگ کا خاتمہ ہو جائے مگر ایرانی حکومت کی مسلسل جنگی کارروائیوں نے آپؓ کی یہ خواہش پوری نہ ہونے دی۔ سترہ ہجری میں محاذِ جنگ سے سردارانِ لشکر کا ایک وفد حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؓ نے مفتوحہ علاقوں میں بار بار بغاوت کی وجہ دریافت کی اور اس شبہ کا اظہار فرمایا کہ مسلمان مفتوحہ علاقوں کے باشندوں کے لیے ضرور تکلیف کا باعث بنتے ہوں گے۔ تمام سرداروں نے اس امر کی تردید کی اور احنف بن قیس نے کہا کہ امیر المومنین! آپ نے تو ہمیں مزید پیش قدمی سے روک دیا ہے مگر ایران کا بادشاہ جب تک زندہ موجود ہے وہ ہم سے مقابلہ جاری رکھیں گے۔ آپؓ کے حکم کے مطابق ہم نے کسی علاقے کو خود نہیں لیا بلکہ دشمن کے حملہ آور ہونے کے باعث فتح کیا ہے۔ دشمن کا یہ رویّہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک آپؓ ہمیں اس امر کی اجازت نہ دیں کہ ہم فوج کشی کر کے فارس کے بادشاہ کو نکال دیں۔ حضرت عمرؓ نے اس رائے کو صائب قرار دیا مگر پھر بھی اس کا عملی فیصلہ آپؓ نے 21 ہجری میں نہاوند کے معرکے کے بعد کیا۔ حضورِانور نے فرمایا کہ یہاں وہ مسلمان جو بلاوجہ جنگ کرنے کا جواز پیش کرتے ہیں اور وہ لوگ جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں دونوں کے لیے جواب آ گیا۔

ایرانی فتوحات میں قادسیہ، جلولاء اور نہاوند ان تین معرکوں کو فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے۔ دوپہر ڈھلنے کے بعد حضرت نعمان نے سارے لشکر کا چکر لگایا پھر نہایت دردناک الفاظ میں تقریر کی اور اپنی شہادت کے لیے دعا کی جسے سن کر لوگ رونے لگے۔ حکمتِ عملی کے مطابق موقع آنے پر مسلمان دشمن کی صفوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت نعمان نہایت بےجگری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے لیکن حضرت حذیفہ بن یمان اور نعیم بن مقرن نے جنگ کا نتیجہ نکلنے تک آپ کی شہادت کو مخفی رکھا۔ ایک اَور روایت میں معقل سے مروی ہے کہ فتح کے بعد مَیں حضرت نعمان کے پاس آیا اُن میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ مَیں نے ان کے دریافت کرنے پر بتایا کہ اللہ کی طرف سے فتح عطا ہوگئی ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ کو اطلاع کر دو۔ قاصد فتح کی خوشخبری لے کر مدینہ پہنچا۔ حضرت عمرؓ نے الحمدللہ کہا اور نعمان کی خیریت پوچھی۔ قاصد نے ان کی وفات کی خبر سنائی تو حضرت عمرؓ کو سخت صدمہ ہوا اور سر پہ ہاتھ رکھ کر روتے رہے۔ قاصد نے دوسرے شہداء کے نام سنائے اور کہا کہ امیر المؤمنین اور بھی بہت سے مسلمان شہید ہوئے ہیں جنہیں آپ نہیں جانتے۔ حضرت عمرؓ روتے ہوئے بولے عمر انہیں نہیں جانتا تو نہیں اس کا کوئی نقصان نہیں خدا تو انہیں جانتا ہے۔

خطبے کے آخر میں حضورِانور نے مکرم محمد دیانتو صاحب مبلغ سلسلہ انڈونیشیا، مکرم صاحبزادہ فرحان لطیف صاحب آف شکاگو امریکہ اور مکرم ملک مبشر احمد صاحب لاہور سابق امیر جماعت داؤدخیل میانوالی پاکستان کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

126واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 126ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 24، 25 اور 26 دسمبر 2021ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

خطبہ جمعہ: 27/اگست 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک جنگ ہوئی جسے جنگ رَے کہتے ہیں۔ رَے نیشاپور سے 480 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ رَے کے رہنے والے کو رازی کہتے ہیں اور مشہور مفسر حضرت امام فخر الدین رازیؒ رَے کے رہنے والے تھے۔ رے کا حاکم سیاہوخش بن مہران بن بہرام تھا اس نے دنباوند، طبرستان، قومس اور جرجان والوں کو اپنی مدد کے لیے تیار کیا۔ مسلمان ابھی رَے کے راستے میں تھے کہ ایرانی سردار ابو الفرخان زینبی مصالحانہ طور پر مسلمانوں سے آملا۔ زینبی نے نعیم بن مقرن کو کہا کہ آپ میرے ساتھ کچھ شہسوار بھیجیے مَیں خفیہ راستے سے شہر کے اندر جاتا ہوں۔ زینبی کی مدد سے مسلمان شہر میں خفیہ طور پر داخل ہوگئے اور یوں اس شہر پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ شہر والوں کو تحریراً امان دے دی گئی۔

پھر 22 ہجری میں فتح قومیس اور جرجان ہوئیں۔ 22 ہجری میں ہی فتح آذربائیجان ہے۔ حضرت عمرؓ کی طرف سے آذربائیجان کی مہم کا جھنڈا عتبہ بن فرقد اور بکیر بن عبداللہ کو دیا گیا تھا۔ آذربائیجان کی فتح کے بعد بکیر بن عبداللہ آرمینیا کی جانب بڑھے۔ حضرت عمرؓ نے بکیر کی معاونت کے لیے سراقہ بن مالک کی سرکردگی میں ایک مزید لشکر بھی روانہ فرمایا۔ آپؓ نے سراقہ بن مالک کو تمام لشکر کا سپہ سالار بھی مقرر فرمایا۔ مسلمانوں کی پیش قدمی اور عزائم کو دیکھتے ہوئے شہر براز کے ایرانی حاکم نے سراقہ بن مالک سے جزیہ کی بجائے فوجی امداد کی شرط پر صلح کرلی چنانچہ آرمینیا بغیر جنگ کے فتح ہوگیا۔ حضرت عمرؓ نے اس صلح پر بڑی مسرت اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد سراقہ بن مالک نے آرمینیا کے اردگرد واقع پہاڑوں کی طرف افواج بھیجیں جنہیں نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ پھر 22 ہجری میں فتح خراسان ہوئی۔ احنف بن قیس کی جانب سے موصول ہونے والے مالِ غنیمت کے متعلق حضرت عمرؓ نے مسلمانوں سے پُردرد خطاب فرمایا۔ مجھے یہ خطرہ نہیں کہ دشمن، مسلم امہ کو تباہ کرے گا بلکہ مجھے تم مسلمانوں ہی سے امّت کی تباہی کا خوف ہے۔ حضور انور نے فرمایا آج ہم یہی بات سچ ثابت ہوتی دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان ہی مسلمان کی گردن مار رہا ہے اور ایک ملک دوسرے ملک پر جہاد کا نام لے کر چڑھائی کر رہا ہے۔

اصطخر جو فارس کا مرکزی شہر اور ساسانی بادشاہوں کا مقدس مقام تھا اس علاقے کی جانب حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ نے پیش قدمی کی۔ یہاں بھرپور جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی۔ حضرت ساریہ بن زنیم کو حضرت عمرؓ نے 23 ہجری میں فسا اور دارابجرد کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمرؓ نے خطاب کرتے ہوئے اچانک اونچی آواز میں کہا یا ساریۃ الجبل یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف ہٹ جاؤ۔ 23 ہجری میں حضرت سہیل بن عدیؓ کے ہاتھوں کرمان فتح ہوا۔ اسی طرح 23 ہجری میں سجستان جو خراسان سے بڑا علاقہ تھا فتح ہوا۔ مشہور ایرانی پہلوان رستم اسی علاقے کا رہنے والا تھا۔ فتح مکران بھی 23 ہجری کی ہے۔ یہاں مسلمانوں نے سندھ کے بادشاہ کے خلاف متحد ہوکر جنگ کی اور اسے شکست دی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ فتوحاتِ فاروقی کی آخری حد یہی مکران ہے۔ مؤرخ بلاذری کے مطابق عہدِ فاروقی میں دیبل کے نشیبی علاقوں اور تھانہ تک مسلم افواج پہنچ چکی تھیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو حضرت عمرؓ کے زمانے میں اسلام کا قدم سندھ و ہند میں بھی آچکا تھا۔

حضور انور نے ایک ٹرکش انٹرنیٹ ریڈیو کا افتتاح کرنے کا اعلان فرمایا۔ خطبے کے آخر میں حضور انور نے مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کرتے ہوئے محترم سیّد طالع احمد صاحب مرحوم و مغفور کے متعلق فرمایا کہ ہمارے پیارے عزیز طالع کا جنازہ ابھی نہیں پہنچا، جب آئے گا تو اُس کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور ان شاء اللہ ذکر بھی ہوگا۔ بعد ازاں سیدنا حضورِ انور نے مکرم محمود احمد صاحب مرحوم سابق خادم مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک قادیان، سودا صاحبہ اہلیہ عبدالرحمن صاحب کیرالہ انڈیا، مکرم محمد المختار کبا صاحب آف مراکش اور محترمہ سیدہ مجید صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالمجید صاحب آف فیصل آباد کا بھی ذکرِ خیر فرماکر تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔ ......☆......☆......☆......

روحانی خزائن جلد:20

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اُٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو اُن کے دنیادار پروفیسر اُن کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں۔“ (خطبہ جمعہ: 18 جون 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 408)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ آن لائن کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ اُردو نہ جاننے والے دوست انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے اِستفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کی جلدوں کا مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی جلد (20) 492 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل دس کتب شامل ہیں۔

(1) تذکرۃ الشہادتین:

یہ تصنیف لطیف اکتوبر 1903ء میں شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 1 تا 128 پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ کتاب 1903ء کی تصنیف ہے۔ اِس کے دو حصے ہیں۔ (1) حصّہ اردو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ رئیس اعظم خوست افغانستان اور ان کے شاگرد رشید حضرت میاں عبدالرحمن صاحبؓ کی شہادت کے واقعات پر مشتمل ہے۔ (2) حصّہ عربی تین رسائل پر مشتمل ہے۔ پہلا رسالہ ”الوقت وقت الدعاء لا وقت الملاحم و قتل الاعداء“ دوسرا رسالہ ”ذکر حقیقۃ الوحی و ذرائع حصولہ“ اور تیسرا رسالہ ”علامات المقربین“ کے نام سے شامل ہے۔

تذکرۃ الشہادتین کا بنیادی موضوع جماعت کے پہلے دو (2) شہداء حضرت میاں عبدالرحمن و حضرت صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے واقعات قبولِ احمدیت وحالات واقعۂ شہادت ہے۔ شہادت کے یہ دونوں واقعات حضورؑ کے الہامات مندرجہ براہین احمدیہ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ کے مطابق ظہور میں آئے۔ اس لحاظ سے یہ حضورؑ کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضمن میں ان تمام دلائل کی تفصیل بھی بیان فرمائی ہے جو حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کی قبول احمدیت کا باعث بنے۔ خاص طور پر حضرت عیسیٰؑ بن مریم کی سولہ خصوصیات میں اپنی مشابہت کا تفصیلاً ذکر فرمایا ہے۔ بعدۂ حضورؑ نے جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے اُخروی زندگی کی تیاری کرنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

(2) سیرۃ الابدال: یہ تصنیف لطیف دسمبر 1903ء میں شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 129 تا 144 پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور اپنے مضمون میں یہ رسالہ ’’علامات المقربین‘‘ کا ہی تسلسل ہے۔ اس کتاب میں بھی حضورؑ نے مامورین و مصلحین ربانی کی جملہ صفات، اخلاق عالیہ اور برکات کی تفصیل بیان فرمائی ہے جو مامورین کی صداقت کے ابدی معیار ہیں اور یہ تمام امور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی ذات پاک میں بدرجۂ اتم پائے جاتے ہیں۔ ’’سیرۃ الابدال‘‘ عربی زبان کا ایک بے نظیر شاہکار ہے جو اپنی فصاحت و بلاغت اور محاسن لفظی و معنوی میں بے مثل ہے۔

(3) لیکچر لاہور: یہ لیکچر 3 ستمبر 1904ء کو اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب پر لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھا گیا تھا۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 145 تا 200 پر مشتمل ہے۔ یہ ’’لیکچر لاہور‘‘ کے نام سے مشہور ہے۔ اس لیکچر میں حضورؑ نے اسلام، ہندو مذہب اور عیسائیت کی تعلیمات کا موازنہ پیش فرما کر اسلامی تعلیمات کی برتری ثابت فرمائی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں گناہ کی کثرت کا اصل سبب معرفتِ الٰہیہ کی کمی ہے۔ اس کا علاج نہ عیسائیوں کے کفارہ سے ممکن ہے نہ وید کی بیان کردہ تعلیمات سے۔ اور معرفت کاملہ جو حقیقتاً خدا تعالیٰ کے مکالمہ و مخاطبہ سے ہی حاصل ہونی ممکن ہے اور اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتی کیونکہ ہندوؤں اور عیسائیوں کے نزدیک وحی والہام کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔

مذہب کے دو (2) حصے ہوتے ہیں۔ عقائد اور اعمال۔ عقائد میں سے بنیادی عقیدہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا عقیدہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کا یہ بنیادی عقیدہ پیش فرما کر عیسائیت کی پیش کردہ تثلیث اور ویدوں کے عقیدہ رُوح و مادہ کے ازلی اور غیر مخلوق ہونے کی تردید فرمائی ہے۔ سورۃ النحل کی آیت 91 کے مطابق حضورؑ نے حقوق العباد کے تین مراتب بیان فرمائے ہیں اور بتایا ہے کہ یہ تعلیم دوسرے مذاہب میں مفقود ہے۔

(4) اسلام (لیکچر سیالکوٹ): یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک لیکچر ہے جو 2 ر نومبر 1904ء کو سیالکوٹ کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک کثیر مجمع میں پڑھا گیا۔ یہ کتاب روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 201 تا 248 پر مشتمل ہے۔ اِس لیکچر میں حضور علیہ السلام نے اسلام اور دوسرے مذاہب کا موازنہ کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت اور زندگی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تمام مذاہب ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی تھے لیکن اسلام کے ظہور کے بعد اللہ تعالیٰ نے باقی تمام مذاہب کی نگہداشت چھوڑ دی ہے جبکہ اسلام میں مجددین و مصلحین کا سِلسلہ برابر جاری ہے۔ چنانچہ اِسی سِلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی میں بھی دینِ اسلام کی تجدید کیلئے ایک مامور کو مبعوث فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس لیکچر میں پہلی مرتبہ ہندوؤں کے لئے کرشن ہونے کا دعویٰ پیش فرمایا ہے۔ اور اَرواح، مادہ، نجات اور تناسخ کے متعلق آریہ صاحبان کی صحیح راہنمائی فرمائی ہے۔

(5) لیکچر لُدھیانہ: یہ لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 4 نومبر 1905ء کو لدھیانہ میں دیا۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 249 تا 298 پر مشتمل ہے۔ یہ لدھیانہ وہی شہر ہے جہاں سب سے پہلے حضورؑ نے 23 مارچ 1889ء کو بیعت لی۔ اور سب سے پہلے یہیں سے حضورؑ کے خلاف فتوٰئے کفر جاری کیا گیا تھا۔ حضورؑ نے اِس امر کو اپنی صداقت کا نشان ٹھہرایا ہے کہ علماء نے مل کر اس سِلسلہ کو مٹانے کی کوششیں کیں مگر ان کی کوششوں کا نتیجہ اُلٹ نکلا اور اللہ تعالیٰ کے الہامات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سِلسلہ کے ساتھ ہی رہی۔ اس لیکچر میں مخاطب اکثر مسلمان تھے اس لئے حضورؑ نے اپنا اور اپنی جماعت کا اِسلام کے بنیادی عقائد پر ایمان لانے کا اقرار فرمایا ہے اور حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات کو کتاب وسنت، اجماع اور قیاس سے ثابت فرمایا ہے۔ آخر میں حضورؑ نے فرمایا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت وشوکت ظاہر ہو اور اِسی مقصد کو لے کر میں آیا ہوں اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔

(6) رسالہ الوصیت: یہ معرکۃ الآراء تصنیف دسمبر 1905ء کو شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 299 تا 332 پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ تمام الہامات درج فرمائے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی وفات قریب ہے۔ نبی کی وفات سے اس کی قوم میں جو زلزلہ پیدا ہوتا ہے اُس کے متعلق حضورؑ نے جماعت کو تسلّی دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنّت ہے کہ وہ دو (2) قدرتیں دکھلاتا ہے۔ (۱) پہلی قدرت نبی کا وجود ہوتا ہے (۲) اور نبی کی وفات کے بعد قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے یعنی حضورؑ نے اپنی جماعت میں خلافت کا دائمی سِلسلہ جاری ہونے کی بشارت بھی دی۔ نظام الوصیت کا اعلان فرما کر وصیت اور موصی کیلئے شرائط بھی بیان فرمائے۔

(7) چشمہ مسیحی: یہ تصنیف لطیف 6 مارچ 1906ء کو شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 333 تا 392 پر مشتمل ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بانس بریلی کے ایک مسلمان کی ترغیب پر عیسائیوں کی مشہور کتاب ''ینابیع الاسلام'' کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ینابیع الاسلام کے مصنف نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کریم میں کوئی نئی تعلیم نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) گذشتہ انبیاء کی کتب مقدسہ سے سرقہ کر کے قرآن شریف کو مرتب کیا ہے۔ حضورؑ نے لکھا ہے کہ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا اگر کوئی حصہ قدیم نوشتوں سے ملتا ہے تو یہ وحیٔ الٰہی میں توارد ہے ورنہ آنحضرتؐ تو محض اُمّی تھے اور عربی بھی نہیں پڑھ سکتے تھے چہ جائیکہ یونانی یا عبرانی۔ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت بھی ایسا معجزہ ہے کہ آج تک کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکا۔

(8) تجلیات الٰہیہ: یہ رسالہ مارچ 1906ء کی ہے۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 393 تا 416 پر مشتمل ہے۔ لیکن پہلی بار 1922ء میں شائع ہوا۔ اِس میں حضور کے الہام ''چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار'' کے مطابق آئندہ پانچ دہشت ناک زلازل کی پیشگوئی درج ہے۔ اس میں حضورؑ نے قہری نشانات کے نازل ہونے کی حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔

(9) قادیان کے آریہ اور ہم: یہ تصنیف لطیف 20 فروری 1907ء کو شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 417 تا 460 پر مشتمل ہے۔ قادیان کے آریوں کی طرف سے ایک اخبار ''شبھ چنتک'' نکلا کرتا تھا اس میں ہمیشہ ہی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہایت ناشائستہ زبان استعمال کی جاتی تھی۔ اس اخبار میں لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل کی طرف منسوب کر کے ایک اعلان شائع کیا گیا کہ ہم مرزا صاحب کے کسی بھی نشان کے گواہ نہیں ہیں۔ حضور علیہ السلام نے اس رسالہ میں اپنے بہت سے ایسے نشانات کی تفصیل بیان فرمائی ہے جن کا تعلق مذکورہ دونوں آریہ صاحبان سے ذاتی طور پر تھا یا کم از کم وہ ان کے عینی گواہ تھے۔ آخر میں حضور علیہ والسلام نے آریوں کے پرمیشر اور اس کی صفات کے متعلق عقائد پر جرح فرما کر اسلام کی صداقت اور آریہ مذہب کی حقیقی تصویر کو اپنی ایک نظم میں پیش فرمایا ہے۔

(10): احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے: یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تقریر ہے جو آپ نے 27/دسمبر 1905ء کو بعد نماز ظہر وعصر مسجد اقصیٰ میں فرمائی۔ روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 461 تا 492 پر مشتمل ہے۔ 26/دسمبر 1905ء کی صبح مدرسہ تعلیم الاسلام کی اصلاح پر ایک مہمان نے تقریر کی۔ جس سے سلسلہ کی بعثت کے اغراض سے متعلق غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان تھا۔ نیز اس سے چونکہ کامل طور پر سلسلہ کی بعثت کی غرض کا پتہ نہ لگ سکتا تھا بلکہ ایک امر مشتبہ اور کمزور معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپؑ اس کی اصلاح فرماتے۔ چونکہ اس وقت کافی وقت نہ تھا اس لئے 27/دسمبر کو بعد نماز ظہر وعصر آپؑ نے مناسب سمجھا کہ اپنی بعثت کی اصل غرض پر کچھ تقریر فرمائیں۔ آپ کی طبیعت بھی ناساز تھی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے احمدی اور غیر احمدی میں فرق کے بارے میں تقریر فرمائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

نظام جماعت اور اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿مکرم مقصود احمد بھٹی صاحب مرحوم سابق مینیجر رسالہ انصاراللہ قادیان﴾

کسی بھی نظام کی کامیابی اور ترقی کا انحصار اُس نظام سے منسلک لوگوں اور اس نظام کے قواعد وضوابط کی مکمل پابندی کرنے پر منحصر ہوتی ہے چاہے مذہبی ترقی ہو یا دنیاوی ترقی ہو اسکا واحد حل اُس کے قائم کردہ قواعد وضوابط کی پابندی کرنے پر ہوتی ہے اسی لئے دنیا میں جاری مادی اور رُوحانی نظام میں قدر مشترک امر ’’جماعت‘‘ یا ’’تنظیم‘‘ ہے۔

روحانی دنیا میں تنظیم کو قائم رکھنے کے متعلق واضح احکام قرآن مجید میں موجود ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (النساء:60) ترجمہ:اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حُکّام کی بھی۔اور اگر تم کسی معاملہ میں اولوالامر سے اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر فی الحقیقت تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔یہ بہت بہتر طریق ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

’’پس اِس آیت میں ایک حقیقی مؤمن کے بارے میں ایک اصولی بات بیان فرمادی ہے کہ اس نے اپنے اطاعت کے وصف کو نمایاں کرنا ہے،نکھار کر دکھانا ہے،چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو۔اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت ہو یا حکام کی اطاعت ہو۔ہاں اگر حکومت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے واضح حکم کے خلاف کوئی حکم دے تو پھر بہر حال اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا حکم مقدم ہے لیکن اگر مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں ہے تو پھر حکام چاہے مسلم ہوں یا غیر مسلم اُن کی اطاعت ضروری ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ:5دسمبر 2014ء)

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے‘‘۔ (ضرورۃ الامام۔روحانی خزائن جلد13 صفحہ493)

دینی اور روحانی نظام چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے رسولوں کے ذریعہ دنیا میں قائم ہوتے ہیں تو ایک مؤمن کو انہی اصولوں کے مطابق چلنا ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنی شریعت کے ذریعہ بتائے ہیں اور اپنے اپنے دور میں ہر نبی نے ان روحانی اصولوں پر چلنے کی راہنمائی فرمائی کہ نظام شریعت کے تحت ہی زندگی گزارنے میں بھلائی اور برکت ہے۔اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا اِحسان ہے کہ نظام اسلام ہم تک ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ پہنچا۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب:22) یعنی تمہاری فلاح وبہبود کیلئے تمہارے لئے رسول کا اسوہ سب سے بہترین نمونہ ہے اگر تم اپنے نبی کے اُسوہ کو اپنا رول ماڈل بناؤ گے تو کامیابی ہی کامیابی تمہارا مقدر بنے گی اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (البقرۃ:209) یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (نظام کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’اے مومنو!تم سارے کے سارے پورے طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ اور اُس کی اطاعت کا جُوّا اپنی گردنوں پر کامل طور پر رکھ لو۔یا اے مسلمانو!تم اطاعت اور فرمانبرداری کی ساری راہیں اختیار

کرو اور کوئی بھی حکم ترک نہ کرو...اس لئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت فرماتا ہے کہ بے شک تم مؤمن کہلاتے ہو مگر تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ صرف منہ سے اپنے آپ کو مؤمن کہنا تمہیں نجات کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ تم نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہ ہے کہ اوّل ہر قسم کی منافقت اور بے ایمانی کو اپنے اندر سے دور کرنے کی کوشش کرو اور قوم کے ہر فرد کو ایمان اور اطاعت کی مضبوط چٹان پر قائم کرو۔ دوم صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش نہ ہو جاؤ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل بجالاؤ اور صفات الٰہیہ کا کامل مظہر بننے کی کوشش کرو۔"

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 456، 457)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسوہ کامل کو دیکھا جائے تو آپ ﷺ نے اطاعت اور نظام کی پابندی کے بارہ میں بہت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی بیعت اس شرط پر کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ آسانی میں بھی اور تنگی میں بھی، خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور ہم اُولوالامر سے نہیں جھگڑیں گے اور جہاں کہیں بھی ہم ہوں گے حق پر قائم رہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے سے نہیں ڈریں گے۔ (مسلم کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء)

بیعت کے معنی دراصل بِک جانے کے ہیں یعنی اپنے آپ کو کسی کے ہاتھ میں بیچ دینا جو کہ اطاعت اور نظامِ جماعت پر کامل عمل کرنے کی صورت میں ممکن ہے۔ نظام کی پابندی اور کامل اطاعت کی مثال قرآن مجید نے شہد کی مکھی سے دی ہے جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی رانی مکھی کے اردگرد گھومتی رہتی ہیں اسی طرح مؤمنوں کو بھی اپنے نبی حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کامل کی پیروی کے نتیجہ میں فتوحات اور ترقیات ملتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظام جماعت کی اطاعت اور اسوہ رسول اللہ ﷺ کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"نظام جماعت کی اطاعت کی جائے۔ آنحضرت ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ پس نظام جماعت کو معمولی نہ سمجھیں۔ خُدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں اطاعت کے مضمون سے گزر کر جاتی ہیں۔ اس لئے نظام جماعت کی اطاعت کو اپنا شعار بنائیں ہر صورت میں آپ نے اطاعت کرنی ہے اور نظام جماعت کا احترام کرنا ہے اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جاوے تو دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اتنی ضرورت نہیں جتنی اطاعت کی، اطاعت سے عظیم انقلاب برپا ہو سکتے ہیں۔"

(پیغام جلسہ سالانہ جرمنی 2006ء از ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر 2006ء)

آنحضور ﷺ نے متعدد بار صحابہ رضوان علیھم کو جماعت کے ساتھ رہنے کی تلقین فرمائی اور مختلف انداز میں مثالیں دے کر اس مضمون کو سمجھایا ہے جیسے ریوڑ کی مثال دی کہ ریوڑ سے الگ ہونے والی بھیڑ کو

41واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 22، 23 اور 24 / اکتوبر 2021ء

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات کے ملکی اجتماع کیلئے مورخہ 22، 23 اور 24 / اکتوبر 2021ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری کی درخواست کرنے پر ارشاد فرمایا ہے کہ "قادیان اور قریب کی مجالس (شہری) سے شامل کر لیں، باقی آن لائن کر لیں"۔ اراکین مجلس انصاراللہ سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ سیدنا حضور انور کی ہدایت کے مطابق ملکی اجتماع مذکورہ بالا تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (صدر مجلس انصاراللہ بھارت قادیان)

بھیڑیا اُچک کر لے جاتا ہے۔ انسان جب جماعت سے دور ہوگا تو شیطان اُسے بہکا لے جائے گا۔جسم کی مثال دیکر بھی سمجھایا اور ایک دفعہ مضبوط عمارت کی مثال دی کہ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کیلئے مضبوط عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا ہے آپؐ نے اس مفہوم کو مزید واضح کرنے کیلئے ہاتھوں کی کنگھی بنائی۔

نظام جماعت سے رُوگردانی اختیار کرنے والوں کے بارہ میں آنحضرتؐ نے انذار فرمایا ہے۔اس بارہ میں دو احادیث پیش ہیں۔

''ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے، وہ صبر کرے کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جُدا ہوا، اُس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔''

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ۔باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین...)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری اُمت کو ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں کریگا۔اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے جو شخص جماعت سے الگ ہوا گویا آگ میں پھینکا گیا۔(ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کی جو علامات بیان فرمائی ہیں اُن میں جماعت کو بھی لازم پکڑنے کا ذکر ملتا ہے ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا کہ میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔ان میں 72 ناری ہوں گے ایک جنتی ہوگا۔صحابہؓ نے عرض کیا مَنْ ھُم۔فرمایا مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ اور ایک موقع پر فرمایا وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ کہ وہ جماعت ہوگی۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جماعت وہ ہوتی ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہو۔آج تمام کرۂ ارض پر صرف ایک ہی فرقہ ہے جو جماعت کہلانے کی مستحق ہے وہ جماعت احمدیہ ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام موجود ہے۔

نظام جماعت اور اطاعت کے مضمون کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تسبیح سے مشابہت دے کر سمجھایا ہے کہ تسبیح کے دانے ایک دھاگے میں پروئے ہوئے ہوتے ہیں اور دھاگے کے دونوں سرے اکٹھے کر کے ایک لمبے دانے میں پرویا ہوتا ہے جس کے ساتھ تعلق رکھ کر ہر دانہ اس کی اطاعت کر رہا ہوتا ہے کچھ دانوں کے بعد ایک بڑا دانہ آتا ہے جو اس تعلق کو مزید مضبوط کرنے کا باعث بنتا ہے وہ دراصل عہدیداروں کا نظام ہے اور یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ جس طرح تسبیح کے دانوں کے لئے ایک امام کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ہمیں بھی ایک امام کے پیچھے چلنا چاہئے، حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظام جماعت کی اطاعت کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے روحانی معیار کو بلند کرنے کیلئے جو نکات بیان کئے ہیں اُن میں سے درج ذیل معیاروں کو ہر مؤمن کو مدنظر رکھنا چاہئے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پھر اپنے روحانی معیار کو بلند کرنے کیلئے ایک نکتہ آپؑ نے یہ بیان فرمایا کہ ''مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جتنی اطاعت کی ہے''۔ انسان جتنے چاہے مجاہدات کرتا رہے لیکن اگر اطاعت نہیں تو نہ ہی انسان کو روحانی لذّت اور روشنی مل سکتی ہے نہ زندگی کا سکون مل سکتا ہے۔پس جو لوگ اپنی نمازوں اور عبادتوں پر بہت مان کر رہے ہوتے ہیں اور اطاعت سے باہر نکلتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دعا: سیٹھ محمد زبیر حیدر آباد

H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

نہیں بن سکتے۔

پھر اطاعت کا معیار حاصل کرنے کیلئے ایک اہم بات آپؑ نے بیان فرمائی کہ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کرنا ضروری ہے، اپنے تکبر کو مارنا ہوگا ۔اپنی انانیت پر چھری پھیرنی ہوگی، اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی مرضی کے موافق کرنا ہوگا تب ہی اطاعت کا معیار حاصل ہوگا ورنہ آپؑ فرماتے ہیں اس کے بغیر اطاعت ممکن ہی نہیں۔'' (خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2014ء)

یادرکھنا چاہئے کہ کوئی بھی نظام بدوں اطاعت اور فرمانبرداری کے کامیاب نہیں ہوسکتا۔اسی لئے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنادیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔

(صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصیة)

پھر ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اُس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اُس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔ (صحیح مسلم کتاب وجوب ملازمة جماعة المسلمین)

آنحضرت ﷺ سے زیادہ کون تھا جو نظام الٰہی کی پابندی کرنے والا ہوگا۔آپؐ کا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا رضائے الٰہی کے ماتحت تھا۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ سے زیادہ لوگوں کے حقوق کا خیال رکھنے والا کون تھا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حق کا نہ خیال رکھا جائے تب بھی ہم اطاعت کریں گے لیکن یہاں کچھ اصول بدل رہے ہیں حالانکہ تمام صحابہ اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ آپؐ حق سے بڑھ کر حق ادا کرنے والے تھے اور آپؐ کے متعلق تو یہ خیال بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ آپؐ کسی کے حق کا خیال نہیں رکھیں گے لیکن کیونکہ یہاں نظام جماعت کی بات ہورہی ہے جس میں اس کے ماننے والوں کا اطاعت سے باہر رہنے کا ادنیٰ سا تصور بھی برداشت نہیں ہوسکتا اس لئے عہد لیا جارہا ہے کہ ہم ہر حالت میں چاہے ہمارے حقوق کا نہ بھی خیال رکھا جارہا ہو، ہم مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کے جذبہ سے اس عہد بیعت کو نبھائیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آنحضرت ﷺ کسی کا حق مار رہے ہیں بلکہ اب جب جماعتی زندگی کا معاملہ آئے گا تو حق کے معیار بدلنے چاہئیں۔اب تم اپنی ذاتی حقوق خودخوشی سے چھوڑو اور جماعتی حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرو... یہ ہے ایک اعلیٰ اور مضبوط نظام جو آنحضرت ﷺ قائم کرنا چاہتے ہیں۔'' (خطبہ جمعہ 22/اگست 2003ء)

جیسا کہ ابتداء میں ذکر کیا گیا تھا کہ کسی بھی مذہبی یا دنیاوی عمارت کی مضبوطی کا انحصار اُس کے بنائے گئے اُصولوں کی پاسداری کے بغیر

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی'' (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

* * * پروپرائٹر حمید احمد غوری * * *

فرید انجینیئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدر آباد، تلنگانہ

ناممکن ہے اسی لئے روحانی ترقی کے لئے بھی انبیاء کی طرف سے قائم کردہ الٰہی وروحانی نظام کی پاسداری کرنا بھی ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے کے ماموراما م مہدی مسیح موعودؑ کو ماننے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔الحمدللہ۔اس لئے ہر قسم کی ترقی بھی ماموروقت کی اطاعت سے وابستہ ہے۔حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’یاد رکھیں کہ دینی اور رُوحانی نظام چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے رسولوں کے ذریعہ اس دنیا میں قائم ہوتے ہیں اس لئے بہر حال انہی اصولوں کے مطابق چلنا ہوگا جو خُدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں اور نبی کے ذریعہ اورانبیاء کے ذریعہ اور اسلام میں آنحضرت ﷺ کے ذریعہ یہ نظام ہم تک پہنچا۔اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی کامل ﷺ کی اُمت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اُس نے عطا فرمائی۔جس میں ایک نظام قائم ہے۔ایک نظامِ خلافت قائم ہے،ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 22/ اگست 2003ء،خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 256)

ایک موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ہمارے پاس اُسوہ رسول ﷺ موجود ہے جس کی اطاعت کرنا ہم پر فرض قرار دیا گیا ہے ہمارے اندر اولی الامر کا رُوحانی نظام بھی موجود ہے۔جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے میں اور دوسروں میں ایک نمایاں امتیاز پیدا نہ کر سکیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور جو توقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے رکھی ہیں ہم ہمیشہ اُن کو پورا کرنے والے ہوں۔‘‘(خطبہ جمعہ:5دسمبر 2014ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسوۂ رسول کریم ﷺ کے تحت زندگیاں گزارتے ہوئے نظام جماعت کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

100 سال قبل
اکتوبر 1921ء

طبیعت کی خصوصیات:

طبیعت کی خصوصیات کا ذکر ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔’’دو باتیں تو مجھ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ایک یہ کہ پالک کا نام سن کر میرے پٹھوں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے اور جسم پر کپکپی سی ہونے لگتی ہے۔آج ہی کھانے میں ساگ تھا۔جب مَیں نے اس کے متعلق پوچھا اور بتایا گیا کہ پالک کا ساگ ہے۔تو یہی حالت ہوئی۔مَیں نے اس کے اٹھانے کیلئے کہا۔اور پھر پندرہ بیس منٹ کے بعد میری حالت برقرار ہوئی۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب مَیں کسی بیمار کے پاس جاؤں۔خود بیمار ہو جاتا ہوں اور بخار ہو جاتا ہے۔‘‘

خود مبلغ بنو:

ایک صاحب نے مبلغ کیلئے درخواست کی۔فرمایا خود تبلیغ کرواور اپنی اصلاح کرو۔اتنی جماعت عالموں کے ذریعہ نہیں ہوئی۔بلکہ تاجروں،زمینداروں،دوکانداروں،وکیلوں اور طبیبوں کے ذریعہ بنی ہے۔

13 سو برس میں مُنفرد ہوں:

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ نے عرض کیا کہ آئینہ کمالات کے حصۃ التبلیغ میں حضرت اقدس نے الطارق کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر فرمائی ہے اور اس کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ اس تفسیر میں مَیں 13 سو برس میں منفرد ہوں۔

(الفضل 27/اکتوبر 1921ء صفحہ 5)

نماز کی برکات

﴿شیخ مجاہد احمد شاستری۔نائب صدر صف دوئم مجلس انصار اللہ بھارت﴾

(1) نماز پنجوقتہ فریضہ ہے جس میں انسان کے لئے کسی استثناء یا ترمیم کی کوئی گنجائش نہیں۔

(2) قرآن کے الفاظ میں نماز ایسا فریضہ ہے جسے مَوْقُوتاً کہا گیا ہے۔(إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا) (النساء:104) موقوتاً کے تین مفہوم ہو سکتے ہیں۔

(الف) ایک یہ کہ اس کے اوقات خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ ہیں۔

(ب) دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اوقات کی تقسیم کی بنیاد نماز پر ہونی چاہیے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ عام طور پر مسلم معاشرہ میں نمازوں کی پرواہ کئے بغیر پروگرام تجویز کر لئے جاتے ہیں۔ خصوصاً سماجی، جماعتی تقاریب کو نمازوں کے اوقات کے تابع رکھنے کی ضرورت ہے۔ گویا نماز کے تابع روزہ مرہ کے پروگرام ہوں نہ کہ پروگراموں کی نظر نماز کر دی جائے۔ احباب کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

(ج) تیسرا مفہوم موقوتاً سے یہ ملتا ہے جو اپنے اندر ایک پیشگوئی کا رنگ بھی رکھتا ہے کہ ایک خاص زمانہ ایسا آنا مقدر تھا جبکہ وقت کی قدر و قیمت غیر معمولی طور پر بڑھ جانی تھی۔ ہر شخص کی زبان پر باوجود مصروفیت آپ سنیں گے کہ میرے پاس وقت نہیں اور اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر شخص کی نظر گھڑی پر ہوگی۔ ایسے دور میں نماز کی فرضیت میں کمی نہیں آئے گی بلکہ اس پر زیادہ توجہ درکار ہوگی اور آج ایسے ہی دَور سے دُنیا گزر رہی ہے۔

(3) نمازوں کو فریضہ قرار دینے میں خود انسان کے فوائد کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کو اس امر سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا کہ کوئی شخص نماز ادا کرتا ہے یا نہیں۔ اس لئے جو لوگ نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ یا اس کی جماعت پر کسی احسان کا اظہار کرتے ہیں وہ غلطی کا شکار ہیں۔

(4) نماز سے ملنے والے فوائد کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یوں اشارہ فرماتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡكَرِ (العنکبوت:46) یعنی نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔ فحشاء سے مراد ایسے امور ہیں جن کی قباحت ہر طرف واضح معروف ہے۔ ان کے متعلق دو رائے نہیں ہو سکتیں۔

منکر سے مراد وہ اُمور ہیں جنہیں خاص ماحول میں یا خاص طبقوں میں ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ مگر ایک عام آدمی کی نگاہ وہاں تک نہیں پہنچتی۔ نماز دونوں قسم کے اُمور سے انسان کو بچانے کا ذریعہ ہے۔

(5) نماز اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور اس سے ہم کلام ہونے کا ذریعہ ہے اَلصَّلٰوۃُ مِعۡرَاجُ الۡمُؤۡمِنِ (شرح مشکٰوۃ المصابیح) میں اسی طرف اشارہ ہے۔

(6) چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اس لئے اس کے قُرب

> ”مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)
> (ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co .
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha-244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

اور ہمکلامی کا ایک طبعی تقاضہ یہ ہے کہ انسان کے لئے بھی پاکیزگی لازم ٹھہرتی ہے۔ اور اس پاکیزگی میں ہر طرح کی پاکیزگی شامل ہے۔ نیت کی پاکیزگی، زبان کی پاکیزگی، جسم کی پاکیزگی، لباس کی پاکیزگی، جگہ کی پاکیزگی، ماحول کی پاکیزگی اور الفاظ و بیان کی پاکیزگی یہ ساری پاکیزگیاں جمع ہوں تو اس قدوس ذات کی قربت اور ہم کلامی نصیب ہوتی ہے۔ اور نماز اُن ساری پاکیزگیوں پر حاوی ہے۔

(7) نماز صفائی اور صحت کے اصولوں کو اپنانے میں انسان کے لئے ممد ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک باقاعدہ نمازی کو جسم کی صفائی، منہ کی صفائی اور لباس کی صفائی کی خاص تاکید ہے۔ ایک باقاعدہ نمازی گندگی اور غلاظت کو کسی حالت میں برداشت نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے حکم ہے کہ بدبو دار چیز استعمال کر کے خدا کے گھر میں نہ آئیں۔ تا کہ دوسروں کے لئے اذیت کا موجب نہ ہو۔

(8) نماز مشکلات اور تکالیف کے ازالہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ جب کوئی مشکل درپیش ہو یا ذہنی وجسمانی تکلیف لاحق ہو تو انسان نماز میں اللہ تعالیٰ سے رحم کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور فضل فرما دیتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (مؤمن:61) میں اس طرف اشارہ ہے۔

(9) ہر قسم کی پریشانی اضطراب اور گھبراہٹ میں دل کا سکون مطلوب ہو تو اس کے لئے نماز میں نجات کا سامان موجود ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:29) میں عام ذکر اور نماز دونوں شامل ہیں۔

(10) انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم اور معرفت کا ہمیشہ طالب رہتا ہے۔ نماز میں آسمانی معارف بھی انسان پر کھلتے ہیں۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ (شرح مشکوٰۃ المصابیح) میں یہ پہلو بھی شامل ہے۔ کیونکہ معراج دراصل علوم لدنیہ ملنے کا نام ہے۔

(11) نماز کی غیر معمولی برکات پر لاتعداد بزرگان اور مقربین کے تجارب شاہد ہیں اور ہر شخص اپنے رُوحانی ظرف کے مطابق نمازوں سے فیض پا سکتا ہے چونکہ نماز کی برکات غیر محدود ہیں اور ہر انسان کے لئے ان برکات کا حصول ممکن ہے۔

(12) نماز درحقیقت ذہنی، قلبی اور جسمانی طور پر اللہ تعالیٰ کے بالمشابہ ہونے کا نام ہے۔ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَأَنَّکَ تَرَاہُ (بخاری کتاب الایمان) میں اسی طرف اشارہ ہے۔ اور جتنا کوئی شخص اپنے اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوا اتنا ہی بارگاہِ مولا میں حاضری کے اُس پر اثرات مترتب ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کیفیت یہ بیان فرماتے ہیں کہ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ (مُسند احمد: حدیث 14035) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ کیونکہ وہ وقت خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کی رؤیت اور زیارت کا ہوتا ہے جو اصل وجہ سکینت وراحت ہے۔

(13) نماز میں اجتماعی دُعا کا موقع نصیب ہوتا ہے اور اس بات کا قوی امکان پیدا ہوتا ہے کہ انسان کی جو انفرادی دُعائیں قبولیت نہیں پا رہی ہیں وہ ان اجتماعی دعاؤں میں شامل ہو کر قبولیت پا جائیں۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (فاتحۃ:5) میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔

(14) با جماعت نماز میں یہ موقع ملتا ہے کہ آپس کی روحانی

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں" (ابوداؤد)
:طالب دعا:
پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر وقاضی جماعت احمدیہ حیدرآباد،
سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد
سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن
ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGNA
انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد
✆:98490005318

تاثیرات ایک دوسرے میں منتقل ہوں۔اسی لئے نماز میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونے کا حکم ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کیفیت کے اعتبار سے نماز کو جمہوری وحدت قائم کرنے والی عبادت قرار دیا ہے۔جس میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونے سے دوسرے میں روحانی تاثیرات منتقل ہوتی ہیں۔احباب کو اس وجہ سے صفوں کی درستی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔بعض دفعہ اس کے برعکس بہت ہی تعجب انگیز منظر سامنے آتا ہے۔کہ احباب خانہ خدا میں آکر بجائے صفوں میں بیٹھنے کے اِدھر اُدھر ٹولیوں میں بٹ کر بیٹھتے ہیں اور انہیں اس حالت میں دیکھ کر یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ شاید خدا کے گھر میں آکر بھی ہمیں اپنے بھائیوں کے ساتھ اس طور پر مل بیٹھنے میں انقباض ہے کہ آپس میں قربت بھی ہو اور نظم وضبط کی جھلک بھی پیدا ہو۔

(15) نماز کی ظاہری شکل میں یعنی صفوں میں کھڑے ہونے سے یہ سب دینا مقصود ہے کہ

(الف) آپس میں تعاون کی ایسی روح پیدا ہو کہ ایک دوسرے کی تقویت کا باعث بنیں۔

(ب)اجتماعی دفاع کا سبق دینا بھی مقصود ہے کہ فرد تنہا ایک قطرہ کی طرح ہے۔لیکن قطرات مل کر ایک موّاج سیلاب کی شکل اختیار کر سکتے ہیں ان کے سامنے شیطانی قوت ماند پڑ جاتی ہے۔

(16) نماز باجماعت میں قومی وحدت پیدا کرنا بھی مقصود ہے۔ ایسی وحدت کہ ایک امام کے پیچھے صف بستہ ہو جائیں اور اس کی ایسی اتباع ہو کہ اگر امام واضح طور پر غلطی بھی کر رہا ہو تو بھی اس کی اتباع لازمی ہے۔قومی زندگی میں یہ سبق بہت اہمیت رکھتا ہے اور امام کے ساتھ ذہنی،فکری اور قلبی مطابقت کے بغیر قومی شیرازہ قائم نہیں رہ سکتا۔

(17) باجماعت نماز میں اس طرح بھی توجہ دلانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور اس کے گھر میں پہنچ کر تمام انسان برابر ہیں۔ان مساوات کو عملی زندگی میں محفوظ رکھنا ضروری ہے اور معاشرے میں طبقاتی تقسیم کا روا رکھنا کسی طرح جائز نہیں۔اس طبقاتی تقسیم نے آج دنیا کو جہنم کے کنارے کھڑا کر دیا ہے۔احمدیت ہر قسم کی طبقاتی تقسیم کو مٹا کر انسانی مساوات قائم کرنے کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حجۃ الوداع کا پیغام تھا کہ کسی انسان کو رنگ و نسل کی بنیاد پر فضیلت حاصل نہیں اور ایسے حسین معاشرے کا قیام بہت حد تک ایسی نمازوں کے قائم کرنے میں ہے جن کے اوصاف مختصراً گنائے گئے ہیں۔

(18) نماز باجماعت میں یہ موقع بھی بہم پہنچایا گیا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کی خبر گیری کا اہتمام رہے۔دن میں پانچ مرتبہ نماز کے لئے جمع ہونے میں یہ جائزہ بھی ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی بھائی غیر حاضر ہے تو اس کی خیریت دریافت کی جائے۔جو لوگ نمازوں میں باقاعدگی سے نہیں آتے انہی لوگوں کو اکثر یہ شکایت ہوتی ہے ہم بیمار پڑے تھے یا کسی مصیبت میں دوچار تھے اور ہماری خبر گیری کرنے کوئی نہیں آیا۔اصل قصور تو اُن کا اپنا ہوتا ہے۔جب وہ صحت وعافیت کی حالت میں ہوتے ہیں تو اپنے بھائیوں سے ملنے جلنے اور اجتماعی تقاریب میں شمولیت سے گریزاں رہتے ہیں اور اگر وہ نمازوں میں باقاعدہ ہوں تو ان کی غیر حاضری کو ہر شخص محسوس کرے گا۔

(19) نماز کی ظاہری شکل یعنی رکوع وسجود اور اس کی حرکات جسمانی صحت کا موجب ہیں اور جو لوگ زیادہ معمور الاوقات ہوں اُن کے لئے نماز خاص طور ہر ایک قدرتی ورزش کا ذریعہ ہے۔اور نماز کے لئے دن بھر میں کئی بار وضو کرنے سے بھی طبیعت میں ایک تازگی اور

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے“ (ملفوظات جلد4صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad	City Hardware Store 89 Station Road Radhanagar Chrompet Chennai - 600044	Ph. 9003254723 email: ksaleemahmed.city@gmail.com

شگفتگی پیدا ہوتی ہے۔اس کے برعکس وہ لوگ جنہیں صبح سے شام تک ہاتھ منہ دھونے کی توفیق نہیں ملتی وہ اس فرحت اور تازگی کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔

(20) نماز کی لاتعداد برکات میں سے ایک اور برکت جس کا آخر میں ذکر کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ نمازوں کے ذریعہ انسان براہ راست اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔کیونکہ عبادت وہ بنیادی فریضہ ہے جس کی بجاآوری کے لئے انسان کی تخلیق ہوئی۔جیسا کہ فرمایا وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات:57)اور جن لوگوں کے ذریعہ کائنات کا بنیادی مقصد پورا ہورہا ہو وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بہت عزیز ٹھہرتے ہیں جن کی معجزانہ حفاظت وہ آج تک کرتا آیا ہے۔اور ہمیشہ کرتا رہے گا۔جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ نے اپنے قلیل یا کمزور اور نہتے صحابہؓ کی اسی خوبی اور ناطے اللہ تعالیٰ سے رحم اور نصرت طلب کی تھی اور ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کی اَللّٰھُمَّ اِنۡ اَھۡلَکۡتَ ھٰذِہِ الۡعِصَابَۃَ فَلَنۡ تُعۡبَدَ فِی الۡاَرۡضِ اَبَداً (بحوالہ ملفوظات جلد3 صفحہ 133) کہ اے میرے رحیم وکریم مالک اگر آج میری یہ مٹھی بھر جماعت ہلاکت کا شکار ہوگئی تو پھر تیری عبادت کے مقصد کو پورا کرنے والے کبھی دنیا میں نظر نہیں آئیں گے۔

پس خلاصہ یہ ہے کہ نماز اور خاص طور پر نماز باجماعت میں اللہ تعالیٰ نے غیرمعمولی برکات رکھی ہیں۔ہمیں چاہیے کہ ان رنگارنگ برکات کو نمازوں کے ذریعہ حاصل کریں۔اور یہ نہ بھولیں کہ نماز ہماری ساری زندگی پر حاوی ہے اس کے اثرات صرف مسجد کے اندر تک محدود نہیں۔ اتنی برکات والے فریضہ سے جن گھرانوں میں غفلت اور کوتاہی برتی جاتی ہے اُن کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انذاری رنگ میں بیان فرمایا ہے کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے شاہی کیمپ ہیں اور جو لوگ اُن کے مقابل پر اپنے گھروں کی رونق اور تزئین میں مگن رہتے ہیں۔اور خدا کے شاہی کیمپ کے جلال اور عظمت سے بے نیازی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔خدا تعالیٰ کی غیرت ایسے گھروں کو قائم نہیں رہنے دیتی اور بالآخر ان کی ساری رونق اور سکون چھن جاتا ہے۔اس لئے انسان جس قدر اپنے گھروں کی آبادی کے لئے فکرمند رہتا ہے۔اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کے شاہی کیمپ یعنی مسجدوں کے آداب اور تقاضوں کی انسان کو فکر رہنی چاہیے۔ایسی ہی کیفیت سے دوچار ہوکر آنحضرت ﷺ نے ایک بار فرمایا تھا کہ جو لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور نماز کے لئے نہیں آتے میں چاہتا ہوں کہ اُن کے گھروں کو جلا کر بھسم کردیا جائے۔یہ آنحضرت ﷺ کی دلی تمنا ہی نہ تھی بلکہ ایک رنگ میں منشاء الٰہی کا اظہار بھی تھا۔اس لئے انسان کو خدا کے گھر آباد کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔تاکہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان کے گھروں کو شاد و آباد رکھے۔

آئیے ہم آج سے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے اس عزم کا اقرار کریں کہ ہم اس کے گھروں کو اپنے گھروں پر ترجیح دیں گے۔اور ان کی حفاظت کو مقدم جانیں گے۔ان کی خدمت میں کوئی کمی نہیں آنے دیں گے۔اور ان کی رونق بڑھانے میں کبھی کوتاہی نہیں کریں گے۔

ہمارے پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متعدد بار خطبات جمعہ و خطابات میں احباب جماعت کو باجماعت نماز کو بروقت ادا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلا رہے ہیں۔ پس ہمیں اس فریضہ کو پوری کوشش اور دلجمعی سے بروقت ادا کرنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف

لیکچر سیالکوٹ (بطرز سوال وجواب)

از قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ بھارت

سوال1: کتاب لیکچر سیالکوٹ کس کی تصنیف ہے؟

جواب: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہودؑ کی۔

سوال2: لیکچر سیالکوٹ کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: لیکچر سیالکوٹ کا دوسرا نام 'اسلام' ہے۔

سوال3: دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جائے تو کیا معلوم ہوگا؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جائے تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے۔ کیونکہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی۔

سوال4: اسلام کے بارے میں خدا تعالیٰ کیا چاہتا تھا؟

جواب: خدا تعالیٰ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اس لئے اُس نے ہر یک صدی پر اس باغ کی نئے سرے سے آبپاشی کی اور اس کو خشک ہونے سے بچایا۔

سوال5: حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم اپنے وقت کے مناسب حال کیسی تھی؟

جواب: وہ تعلیم اپنے وقت کے مناسب حال نہایت عمدہ تعلیم تھی۔ وہ اُسی خدا کی طرف رہنمائی کرتی تھی جس کی طرف توریت نے رہنمائی کی۔

سوال6: حضرت مسیحؑ کے بعد مسیحیوں کے خدا کا کیا حال ہو گیا؟

جواب: حضرت مسیحؑ کے بعد مسیحیوں کا خدا ایک اور خدا ہو گیا جس کا توریت کی تعلیم میں کچھ بھی ذکر نہیں اور نہ بنی اسرائیل کو اس کی کچھ بھی خبر ہے۔

سوال7: عیسائیت کا بگڑنا اسلام کے ظہور کے لئے کیسا تھا؟

جواب: چونکہ ضرور تھا کہ خدا ایک عالمگیر مذہب یعنی اسلام دنیا میں قائم کرے اس لئے عیسائیت کا بگڑنا اسلام کے ظُہور کے لئے بطور ایک علامت کے تھا۔

سوال8: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے کیا تھے؟

جواب: اسلام سے کچھ دن پہلے تمام مذاہب بگڑ چکے تھے اور رُوحانیت کو کھو چکے تھے۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدّدِ اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔

سوال9: کونسی بڑی دلیل آنحضرتؐ کی نبوت پر ہے؟

جواب: یہی ایک بڑی دلیل آنحضرتؐ کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بُت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے۔

سوال10: ہمارے نبی ﷺ روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے کیا تھے؟

جواب: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے۔

سوال11: آنحضرت ﷺ پر ختم نبوت کس وجہ سے ہوا؟

جواب: ختم نبوت آپؐ پر نہ صرف زمانہ کے تاخّر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپؐ پر ختم ہو گئے۔

سوال12: تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے دنیا

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے
منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ
إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا (بنی اسرائیل:31)
LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

کی عمر کے بارے میں کیا معلوم ہوتا ہے؟

جواب: تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دَور مقرر کئے ہیں۔

سوال 13: ہزار پنجم کا دَور کونسا دَور تھا اور اس میں کون مبعوث ہوئے؟

جواب: ہزار پنجم کا دَور ہدایت کا دَور تھا۔ یہ وہ ہزار ہے جس میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

سوال 14: ساتویں ہزار کے بارے میں حضورؑ نے کیا فرمایا؟

جواب: فرمایا۔ ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح۔

سوال 15: تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود کونسے ہزار کے سر پر آئے گا؟

جواب: فرمایا۔ یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔

سوال 16: حضورؑ نے کیا فرمایا کہ اس آخری زمانہ اور دنیا کے آخری دور میں کس کا ظاہر ہونا کتب الٰہیہ سے ثابت ہوتا ہے؟

جواب: فرمایا کہ۔ یہی آخری زمانہ اور دنیا کا آخری دَور ہے جس کے سر پر مسیح موعود کا ظاہر ہونا کتب الٰہیہ سے ثابت ہوتا ہے اور نواب صدیق حسن خاں اپنی کتاب حجج الکرامہ میں گواہی دیتے ہیں کہ اسلام میں جس قدر اہل کشف گذرے ہیں کوئی ان میں سے مسیح موعود کا زمانہ مقرر کرنے میں چودھویں صدی کے سر سے آگے نہیں گذرا۔

سوال 17: اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق آنحضرتؐ اپنے زمانہ نبوت کے اوّل اور آخر کے لحاظ سے کسؑ سے مشابہ ہوں گے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں وعدہ فرمایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ نبوت کے اوّل اور آخر کے لحاظ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مشابہ ہوں گے۔

سوال 18: سلسلہ محمدیہ کی سلسلہ موسویہ سے اول مشابہت کس طرح ثابت ہوئی؟

جواب: سلسلہ محمدیہ کی سلسلہ موسویہ سے اوّل مشابہت یہ ثابت ہوئی کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے آخر کار فرعون اور اس کے لشکر پر فتح دی تھی اُسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر کار ابوجہل پر جو اس زمانہ کا فرعون تھا اور اس کے لشکر پر فتح دی اور اُن سب کو ہلاک کر کے اسلام کو جزیرہ عرب میں قائم کر دیا۔

سوال 19: سلسلہ محمدیہ کی سلسلہ موسویہ سے آخری زمانہ میں مشابہت کس طرح ثابت ہوئی؟

جواب: آخری زمانہ میں یہ مشابہت ہے کہ خدا تعالیٰ نے ملتِ موسوی کے آخری زمانہ میں ایک ایسا نبی مبعوث فرمایا جو جہاد کا مخالف تھا اور دینی لڑائیوں سے اُسے کچھ سروکار نہ تھا بلکہ عفو اور درگذر اس کی تعلیم تھی۔ اور وہ ایسے وقت میں آیا تھا جبکہ بنی اسرائیل کی اخلاقی حالتیں بہت بگڑ چکی تھیں

سوال 20: موسوی اور محمدیؐ مماثلت کو پورا کرنے کیلئے کیسے مسیح موعود کی ضرورت تھی؟

جواب: موسوی اور محمدیؐ مماثلت کو پورا کرنے کے لئے ایسے مسیح موعود کی ضرورت تھی جو ان تمام لوازم کے ساتھ ظاہر ہوتا جیسا کہ سلسلہ اسلامیہ مثیلِ موسیٰؑ سے شروع ہوا۔ ایسا ہی وہ سلسلہ مثیل عیسیٰؑ پر ختم ہو جائے تا آخر کو اوّل سے مشابہت ہو۔

سوال 21: دعا کی پہلی نعمت کیا ہے؟

جواب: دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنے صفات میں تبدیلی کرتا ہے۔

Silver screen
Image India Pvt. Ltd.
Ad Agency
CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!
WE DO ALL ADVERTISEMENT
No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788
PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

Sk. Abdul Rahim **(SUNGRA)**
Ghanimat Bibi - 9090900923
Pappu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

سوال22: دعا کی تاثیر حضورؑ نے کیا بیان فرمائی؟

جواب: فرمایا۔ دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اُس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہ کر آستانہ حضرتِ احدّیت پر گرتی ہے۔

سوال23: جسمانی عبادات کی کیا غرض ہے ؟

جواب: جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ رُوح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے رُوح میں **حضرتِ احدیت** کی طرف حرکت پیدا ہو اور وہ روحانی قیام اور رکوع اور سجود میں مشغول ہو جائے کیونکہ انسان ترقیات کے لئے مجاہدات کا محتاج ہے اور یہ بھی ایک قسم مجاہدہ کی ہے۔

سوال24: نماز میں صرف جسمانی قیام اور رکوع اور سجود کا کب تک کوئی فائدہ نہیں ہے؟

جواب: صرف جسمانی قیام اور رکوع اور سجود میں کچھ فائدہ نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ یہ کوشش شامل نہ ہو کہ روح بھی اپنے طور سے قیام اور رکوع اور سجود سے کچھ حصہ لے۔

سوال25: خدا کے برگزیدہ بندوں کی ایک خصوصیت حضورؑ نے کیا بیان فرمائی ؟

جواب: فرمایا۔ ایک خصوصیت خدا کے برگزیدہ بندوں میں یہ ہے کہ وہ اہلِ تاثیر اور اہلِ جذب ہوتے ہیں اور وہ دنیا میں روحانی نسلوں کے قائم کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں... سچی معرفت الٰہی اور سچی محبت الٰہی اور سچا زہد و تقویٰ اور ذوق اور حلاوت انہیں کے ذریعہ سے دلوں میں پیدا ہوتا ہے اور اُن سے تعلق توڑنا ایسا ہوتا ہے کہ جیسا کہ ایک شاخ اپنے درخت سے تعلق توڑ دے۔

سوال26: حضورؑ نے کیا فرمایا کہ کونسا خیال نہایت مغرورانہ خیال ہے؟

جواب: فرمایا کہ یہ نہایت مغرورانہ خیال ہے کہ کوئی یہ کہے کہ مجھے خدا کے نبیوں اور رسولوں کی ضرورت نہیں اور نہ کچھ حاجت۔ یہ سلبِ ایمان کی نشانی ہے... جس طرح جسمانی سلسلہ میں جسمانی باپ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ سے انسان پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی روحانی سلسلہ میں روحانی باپ بھی ہیں جن سے روحانی پیدائش ہوتی ہے۔

سوال27: حضورؑ نے کیا فرمایا کہ میرا اِس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا کن کی اصلاح کے لئے ہے؟

جواب: فرمایا۔ میرا اِس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔

سوال28: وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے کئی دفعہ حضورؑ پر کیا ظاہر کیا ہے؟

جواب: فرمایا۔ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اُس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ھندوؤں کے لئے **کرشن** اور **مسلمانوں** اور **عیسائیوں** کے لئے **مسیح موعود** ہے۔

سوال29: راجہ کرشن کے بارے میں حضورؑ پر کیا ظاہر کیا گیا ہے؟

جواب: فرمایا۔ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور وہ اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے رُوح القدس اُترتا تھا۔

سوال30: ہر ایک نبی کی سچائی کن تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے؟

جواب: اوّل عقل سے۔ یعنی دیکھنا چاہئے کہ جس وقت وہ نبی یا رسول آیا ہے عقلِ سلیم گواہی دیتی ہے یا نہیں کہ اس وقت اُس کے آنے کی ضرورت بھی تھی یا نہیں۔ دوسرے پہلے نبیوں کی پیشگوئی۔ تیسرے نصرتِ الٰہی اور تائیدِ آسمانی۔

*****

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

:: طالبِ دُعا ::
سراج خان

BANTY SHOE CENTRE

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

پاکستان کی قومی اسمبلی کا ایک فیصلہ
جس نے اُسے مہذب دنیا سے کاٹ کر رکھ دیا

منیر احمد خادم
ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ جنوبی ہند

ابھی حال ہی میں پاکستان کی بگڑتی ہوئی سیکورٹی کی صورت حال کے پیش نظر بعض ممالک نے وہاں کرکٹ کھیلنے سے انکار کر دیا ہے جن میں نیوزی لینڈ، انگلینڈ اور آسٹریلیا وغیرہ شامل ہیں۔ اِس صورت حال کو پاکستان کے بعض تبصرہ نگاروں نے پاکستان کو دیگر ممالک سے الگ کر دینے کی ایک سازش بتایا ہے۔ ان تبصرہ نگاروں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان دِنوں امریکہ اور یورپ کے ممالک افغانستان کے حوالہ سے پاکستان کی خارجہ پالسی کو محسوس کر کے ہی پاکستان اور افغانستان کو الگ تھلگ کر دینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان کو یونائیٹڈ نیشنز میں اپنی تقریر میں اس حوالہ سے پاکستان کا دفاع کرنا پڑا ہے۔

پاکستان میں اِن دنوں جو صورت حال بنی ہوئی ہے اور بیرونی دنیا اُسے اپنے لئے ایک خطرناک ملک قرار دے رہی ہے۔ تو دراصل اس کے بیج سالوں پہلے کٹّر مولویوں نے فرقہ وارانہ منافرت کے ذریعہ پاکستان میں بوئے تھے۔ جبکہ 1974ء میں پہلے تو احمدیوں کے خلاف پورے ملک میں زہر پھیلا کر تمام ملک میں فرقہ وارانہ دھشت گردی کی آگ لگا دی گئی تھی۔ معصوم احمدیوں کو مارا پیٹا گیا تھا۔ قتل کیا گیا تھا ان کی جائیدادیں اسلام اور جہاد کے نام پر لوٹی گئیں تھیں۔ ''آنحضرت ﷺ کو خوش کرنے کے لئے'' ان کا بائیکاٹ کیا گیا تھا اور پھر تمام فرقوں نے مل کر وہاں کی قومی اسمبلی میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تھا اِس میں اُس وقت وہاں کے تمام مسلم فرقوں کے علاوہ بعض دیگر مذاہب بھی شامل تھے۔ اور یہ فیصلہ کٹر مولویوں کے ذریعہ وہاں کی حکومت نے مذہب اسلام کی آڑ میں اپنی سیاسی ساکھ کو بچانے کے لئے کیا تھا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ اُن دنوں ذوالفقار علی بھٹو پر اپنی سیاسی عدم بصیرت کی وجہ سے پاکستان کے ایک ٹکڑے بنگلہ دیش کو الگ کر دینے کا الزام تھا تو دوسری طرف پاکستان کے کٹر ملا پر یہ الزام تھا کہ پاکستان بنتے وقت یہ لوگ پاکستان کے مخالف تھے یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں ان مولویوں کو سیاسی مضبوطی حاصل نہیں تھی۔ اسی باعث ذوالفقار علی بھٹو اور پاکستان کے مولویوں نے یکجا مل کر احمدیوں کے خلاف محاذ آرائی شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور ہر دو نے عوام میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے احمدیوں کے خون کی ہولی کھیلی اور اس طرح ذوالفقار علی بھٹو نے وزیر اعظم بننے کے ساتھ ساتھ امیر المومنین بننے کا خواب بھی دیکھا اور اس کے لئے اس نے رابطہ عالم اسلامی کا سہارا بھی لیا اور مولویوں کے ساتھ مل کر احمدیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی کے ذریعہ غیر مسلم قرار دے دیا اور احمدیوں کو کافر قرار دے کر اسلام کے نام پر ان پر مظالم ڈھا کر یہ سمجھا کہ وہ اور مولوی پاکستان میں عوامی مقبولیت حاصل کر لیں

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

گے۔ نتیجۃً احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ ہو گیا۔ اور بھٹو صاحب طاقت میں آ گئے۔

پھر ہوا یوں کہ منافرت کے وہ بیج جو احمدیوں پر ظلم ڈھا کر پاکستان میں بوئے گئے تھے۔ ان کی زہریلی بیلوں نے احمدیوں کے بعد شیعوں پر اور پھر اس کے بعد دیگر فرقوں پر چڑھ کر ان کا گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ شیعہ اور سنی منافرت دن بدن بڑھنے لگی۔ شیعوں اور ذکریوں کو بھی غیر مسلم قرار دینے کی آوازیں اٹھنے لگیں تھیں چونکہ مولویوں کے علاوہ باقی تمام فرقوں کے مسلمان تلوار کے جہاد پر یقین رکھتے ہیں۔ اور اس کی خاطر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا گلا کاٹنا جائز سمجھتے ہیں۔ یہ فرقے جہاد کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریباں ہونے لگے۔ اگر سنیوں نے شیعوں کے خلاف جہاد کرنے کے لئے ''سپاہ صحابہ'' بنائی تو شیعوں نے اپنی فوج کا نام ''سپاہ محمدؐ'' رکھا اور سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد کی فوجیں ایک دوسرے سے لڑنے لگیں۔ اور پاکستان کی گلی گلی میں مساجد اور مدرسوں نے جہاد شروع ہو گیا۔ اور پھر مولانا اعظم طارق بھی قتل ہوئے، یوسف لدھیانوی بھی قتل ہوئے اور مسجدوں اور مدرسوں میں گولیاں چلنے لگیں۔ نمازی خون سے نہا کر اپنے گھروں کو لوٹنے لگے اور جہاد کا یہ شوق دن رات ترقی کرنے لگا۔

اس انتشار اور فتنہ انگیزی نے پھر فوج کو سیاسی حکمرانوں پر حکومت کرنے کا موقع دیا اور ضیاء الحق اور پرویز مشرف نے اپنے اپنے فائدہ کیلئے مولویوں کو استعمال کر کے اپنی فوجی حکومتوں کو بچانے کی کامیاب کوششیں کیں۔ اور یہ ملاں کبھی فوجی حکومتوں کے آلہ ءکار بن کر اور کبھی نام نہاد عوامی حکومتوں کی کٹھ پتلیاں بن کر اسلام کے نام پر معصوم مسلمانوں کا استحصال کرتے رہے۔

پاکستان کی اس صورت حال کو دجّال نے خوب بھانپا اور اس کو اپنے لئے فائدہ مند سمجھ کر اور جہاد کے اس ''جذبہ'' کو اپنے لئے کارگر جان کر پاکستانی مولویوں کا خوب استعمال کیا۔ چنانچہ پہلے تو روس نے افغانستان میں جہاد کا یہ کھیل کھیلا اور پھر میدان میں امریکہ کیپٹن بن کر اُتر آیا۔ اس کھیل میں کھلاڑی بنے پاکستان اور افغانستان کے مُلّا جنہوں نے روسی اور امریکی فوجیوں کے گلے تو کم ہی کاٹے لیکن جہاد کے نام پر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے بھاری تعداد میں گلے کاٹ دیئے اور پھر اس جہاد کے نتیجہ میں غربت دن بدن پھیلنے لگی۔ تعلیم کا رُجحان کم ہو گیا۔ اقتصادی اعتبار سے اذیت ناک دن شروع ہو گئے۔ ایک طرف تو ترقی کی حالت یہ ہوئی دوسری طرف پاکستان کے مذہبی اداروں کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تعلیمی ادارے بھی فرقہ واریت کا اڈہ بن گئے اور وہاں سے مجاہدین تیار ہو کر اِدھر اُدھر پھیلنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جنہوں نے اُنہیں آلہ ءکار بنایا تھا انہوں نے ہی اب اپنا مفید مطلب نہ جان کر اپنے سے الگ تھلگ کرنا شروع کر دیا۔ جس کی ایک کڑی کے طور پر بعض ممالک کا اپنی ٹیموں کو پاکستان سے واپس بلانا شامل ہے اور جسے پاکستان کے تبصرہ نگار اپنے خلاف سازش قرار دے رہے ہیں۔ اگر یہ سازش ہے تو اس سازش کا موقع کس نے فراہم کیا۔ ضرور سوچئے اور یہ بھی سوچئے کہ اس کی شروعات کہاں سے ہوئی تھی جس کی وجہ سے آج یہ دن دیکھنے کی نوبت آ گئی۔

ے شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

بالآخر ہم پاکستان کے دانشوروں کو یاد دِلاتے ہیں کہ جس وقت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

ملاؤں کی مدد سے وہاں کے سیاست دان احمدیوں پر مظالم ڈھا رہے تھے، اُس وقت امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پاکستانی مسلمانوں کو علماء سوء سے بچنے کی نصیحت فرمائی تھی۔ لیکن خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی تھی۔ چنانچہ آپؒ نے فرمایا تھا۔

''تمہارے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ اس شخص کو قبول کرو جسے خدا نے علم و عرفان بخشا ہے جس کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری ہے۔ وہ جو خدا کی طرف سے تمہارے لئے ہر مصیبت، ہر بیماری کا علاج لے کر آیا تھا۔ اس کو تو تم نے ردّ کر دیا ہے....اگر زندگی چاہتے ہو تو ان لوگوں سے نجات حاصل کرو جن کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام فتنوں کی آماجگاہ قرار دیا اور تمام فتنوں کا منبع و ماویٰ قرار دیا۔ یاد رکھو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کے بعد تم زندگی کی راہ ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ جو مرض آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشخیص فرمادی، اُسے لازماً ماننا پڑے گا۔ آج نہیں مانو گے تو کل تمہاری نسلیں قبول کریں گی اور اس مرض کا وہی علاج ہوگا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز فرمایا یعنی امام مہدی، امام ربانی کو قبول کرنا پڑے گا۔ اُس مسیح موعود کو ماننا پڑے گا جسے خدا نے اسلام کے احیاءِ نو کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اگر نہیں مانو گے تو پھر ہمیشہ کے لئے تمہارے مقدّر میں ایک موت ہے اِس کے سوا اور کچھ نہیں۔''

(خطبہ جمعہ 22 مارچ 1985ء۔ خطبات طاہر جلد 4 صفحہ:278)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اور تمام مذاہب والوں کو موعود اقوام عالم کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اخبارِ مجالس

مساعی مجلس انصاراللہ گلبرگہ:

ماہ اگست 2021ء میں مجلس انصاراللہ گلبرگہ (کرناٹک) کی طرف سے تین اجتماعی وقارِ عمل کئے گئے اور غرباء و ضرورت مندوں میں مبلغ پانچ سو (-/500) روپے تقسیم کئے گئے۔ الحمدللہ

(نذیر احمد، زعیم مجلس انصاراللہ گلبرگہ)

مساعی مجلس انصاراللہ ائراپورم:

ماہ اگست 2021ء میں مجلس انصاراللہ ائراپورم (کیرلہ) کی طرف سے سات غرباء و مستحقین میں -/9130 روپے تقسیم کئے گئے۔ مؤرخہ 28-8-2021 کو مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ پانچ زیرِ تبلیغ دوستوں کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

(بشیر احمد کویا سی جی، زعیم مجلس انصاراللہ ائراپورم)

مساعی مجلس انصاراللہ الاپوزہ:

ماہ اگست 2021ء میں مجلس انصاراللہ الاپوزہ (کیرلہ) کی طرف سے بذریعہ سوشل میڈیا سات افراد کو تبلیغ کی گئی اور لٹریچر تقسیم کئے گئے۔ 15 غریبوں کی مالی مدد کی گئی ہے۔

(اے ایم بشیر، زعیم مجلس انصاراللہ الاپوزہ)

مساعی مجلس انصاراللہ برہ پورہ:

مؤرخہ 29 اگست 2021ء کو مجلس انصاراللہ برہ پورہ (بہار) کی طرف سے ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں دس انصار شامل ہوئے۔ ماہ اگست 2021ء میں دس لٹریچر تقسیم کئے گئے۔ غرباء و

JOTI SAW MILL(P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

ضرورت مندوں میں مبلغ دو ہزار(-/2000) روپے تقسیم کئے گئے۔

(انوارالدین فضل احمد، زعیم مجلس انصاراللہ برہ پورہ)

مساعی مجلس انصاراللہ چلاکرہ:

مؤرخہ 22/ اگست 2021ء کو مجلس انصاراللہ چلاکرہ (کیرلہ) کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تین انصار نے نفلی روزہ رکھا۔ (62) افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی اور (285) افراد کو سوشل میڈیا کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ مورخہ 15/ اگست 2021ء کو جلسہ سیرۃ النبیؐ شایان شان سے منایا گیا۔ جس میں پانچ غیراز جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ (80) ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا اور تین مریضوں کو علاج وادویات کیلئے مبلغ -/720 کی مالی مدد پہنچائی گئی ہے۔ 25 غرباء میں -/1780 روپے تقسیم کئے گئے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

(پی اے محمد قاسم، زعیم مجلس انصاراللہ چلاکرہ)

مساعی مجلس انصاراللہ چھونگاں:

مؤرخہ 12/ اگست 2021ء کو مجلس انصاراللہ چھونگاں (ضلع پونچھ) کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ چھ افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی اور سوشل میڈیا کے ذریعہ دس افراد کو پیغام پہنچایا گیا اور دس لٹریچر تقسیم کئے گئے۔ پانچ ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا اور پانچ غرباء میں ایک ہزار (-/1000) روپے تقسیم کئے گئے۔

(محمد بشیر، زعیم مجلس انصاراللہ چھونگاں، جموں کشمیر)

مساعی مجلس انصاراللہ ایرناکلم:

ماہ اگست 2021ء میں مجلس انصاراللہ ایرناکلم (کیرلہ) کی طرف سے (15) افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی اور (90) افراد کو سوشل میڈیا کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ نیز دس لٹریچر تقسیم کئے گئے۔ پانچ ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا۔ غریب مریضوں کو علاج کیلئے مبلغ چھ سو (600) روپے کی مدد پہنچائی گئی ہے۔ ایک وقارعمل بھی منعقد ہوا۔

(ایم ای سلیم، زعیم مجلس انصاراللہ ایرناکلم)

مساعی مجلس انصاراللہ گورساھی:

مجلس انصاراللہ گورساہی (ضلع پونچھ) کی طرف سے ماہ اگست 2021ء میں دس افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی اور (15) افراد کو سوشل میڈیا کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور دو غیراز جماعت افراد کو ایم ٹی اے دکھایا گیا ہے۔ چھ (6) لوگوں کو زبانی تبلیغ کی گئی اور دو عدد لٹریچر تقسیم کئے گئے۔ ایک اجتماعی مجلس مذاکرہ منعقد ہوا۔

(زعیم مجلس انصاراللہ گورساہی/مسوری والا، جموں کشمیر)

مساعی مجلس انصاراللہ کٹک:

مؤرخہ 25 جولائی 2021ء کو مجلس انصاراللہ کٹک (اڈیشہ) میں زیرصدارت خاکسار حفیظ الدین احمد خان زعیم مجلس انصاراللہ کٹک تربیتی اجلاس بابت قیام نماز منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شیخ مبشر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ جبکہ خاکسار نے عہد مجلس انصار اللہ دہرایا۔ بعدہٗ مکرم فضل مؤمن صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھکر سنائی۔ جبکہ مکرم سید رفیع احمد صاحب نے حدیث نبویؐ سنائی۔ اس کے بعد مکرم سید احمد نصیراللہ صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھکر سنائے اور مکرم سید طیب احمد سلیم صاحب ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پڑھکر سنائے۔

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

UDUPI THE VEG
HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

بعدازاں مکرم خورشید احمد صاحب نے تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے مختصر خطاب کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (21) انصار کو ملا کر کُل پچاس افراد حاضر ہوئے۔ الحمدللہ۔

(حفیظ الدین احمد خان، زعیم مجلس انصاراللہ کٹک)

مساعی مجلس انصاراللہ جاگیر گچھ:

مجلس انصاراللہ جاگیر گچھ (ضلع دارجلنگ، بنگال) کی طرف سے ماہ اگست 2021ء میں دس (10) افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی اور سوشل میڈیا کے ذریعہ پچاس (50) افراد کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ تین انفرادی مجالس مذاکرہ منعقد ہوئے جن میں بارہ (12) افراد شریک ہوئے۔ پانچ ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا اور تین غرباء میں دوسو (-/200) روپے تقسیم کئے گئے۔ الحمدللہ۔

(واجد علی، زعیم مجلس انصاراللہ جاگیر گچھ)

مساعی مجلس انصاراللہ کاکناڈ:

ماہ اگست 2021ء میں مجلس انصاراللہ کاکناڈ (ضلع ایرنا کلم، کیرلہ) کے چار انصار نے خون کا عطیہ دینے کی توفیق پائی ہے۔ تین اجتماعی وقارِ عمل منعقد ہوئے۔ دس (10) غرباء میں مبلغ پندرہ سو (-/1500) روپے تقسیم کئے گئے۔ الحمدللہ۔

(زعیم مجلس انصاراللہ کاکناڈ، کیرلہ)

مساعی مجلس انصاراللہ سری پار:

مؤرخہ 6/ اگست 2021ء کو مجلس انصاراللہ سری پار (ضلع خوردہ، اڈیشہ) کی طرف سے ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ ماہ اگست 2021ء میں 20 عدد لٹریچر تقسیم کئے گئے۔ دس افراد کو سوشل میڈیا کے ذریعہ تبلیغ کی گئی اور تین انفرادی مجالس مذاکرہ منعقد ہوئے۔

(شیخ ظہور احمد، زعیم مجلس انصاراللہ سری پار، اڈیشہ)

مساعی مجلس انصاراللہ ٹری ویںڈرم:

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ اگست 2021ء میں مجلس انصاراللہ ٹریوینڈرم (کیرلہ) کی طرف سے غریب مریضوں کو علاج و ادویات کیلئے مبلغ -/1950 روپے دیئے گئے۔ ضرورتمند غرباء و مستحقین میں مبلغ -/10400 روپے تقسیم کئے گئے۔ ایک وقارِ عمل منعقد ہوا۔ پچاس غیراز جماعت افراد سے ملاقات کرتے ہوئے پچاس لٹریچر تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

(ایم ایم حسن، زعیم مجلس انصاراللہ ٹریوینڈرم، کیرلہ)

Ph:09419049823

Ph:09622584733

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلوٰۃ و السَّلَام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979